بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المرءاۃ لیست فی ذلک کالرجل ﴿الحدیث﴾

عورت نماز میں مرد کی طرح نہیں

مرتب

احقر العباد عثمان حیدر

۰۳۰۰۶۰۵۶۷۴۹

اللھم تقبل ھذاہ الرسالۃ لامۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وباجعلھا لنا و ذخرا و وسیلۃ نجاۃ بیوم القیامۃ بفضلک و بکرامک یا ارحم الراحمین

فقط: احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

۲۰۱۶/۲۲/۹

فہرست

عورت نماز میں مرد کی طرح نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المرء اۃ لیست فی ذلک کالرجل ﴿الحدیث﴾

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ، حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ الَّذِیْ قَالَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْحَشْرِ ، اَمَّا بَعْدُ

پیش لفظ

دین میں کچھ چیزیں تو بہت آسان ہیں جن کے جاننے میں سب خاص وعام برابر ہیں ، جیسے وہ تمام چیزیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے جیسے ایمان باللہ ، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتب ، ایمان بالرسالت ، ایمان بالآخرۃ، ایمان بالقدر ، یا مثلاً وہ احکام جن کے فرض ہونے کو سب جانتے ہیں جیسے نماز ، روزہ ، حج ، زکوۃ وغیرھم لیکن بہت سارے مسائل ایسے ہیں جن کا ذکر قرآن وسنت میں بالکل واضح موجود نہیں ، ان مسائل کو غیر منصوص کہتے ہیں ، ان کا حکم شرع معلوم کرنے کے لئے مجتہدین کو اجتہاد کی حاجت ہوتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ ، تابعین ، تبع تابعین اور بعد کے مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس سلسلے میں اجتہاد کر کے امت کی رہنمائی کی ۔ مجتہدین اُمت قرآن وحدیث میں خوب غور وفکر کے بعد مسائل کو اخذ کرتے ہیں ان مجتہدین کے لیے بھی یہ مسائل اخذ کرنے کے لیے

احقر العباد عثمان حیدر, 0300:6056749

شرعی طور پر ایک خاص علمی استعداد کی ضرورت ہے، جس کا بیان اصول کی کتب میں بالتفصیل مذکور ہے، بغیر اس خاص علمی وسعت کے کسی عام وخاص عالم کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ کسی مشکل آیت سے مسئلہ اخذ کرے، یا کوئی مسئلہ احادیث سے نکالے، اور جس عالم میں یہ استعداد ہوتی ہے اسے اصطلاح شرع میں "مجتہد" کہتے ہیں، اور اجتہاد کے لیے بہت ساری شرائط ہیں ۔عام علماء بھی مجتہدین کی تحقیق پر فتویٰ دیتے ہیں۔ اجتہاد وفتویٰ کا یہ سلسلہ عہد نبوی ﷺ سے شروع ہوا، اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی بہت سے لوگ علم میں دوسروں سے بڑھ کر تھے اور وہ حضور ﷺ کی اجازت سے فتویٰ دیا کرتے اور باقی سب لوگ ان کے فتویٰ کے مطابق عمل کرتے، صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا، ہر علاقہ کے مجتہد ومفتی احکام شرع بیان کرتے اور اس علاقہ کے لوگ انہی کے فتویٰ کے مطابق دین پر عمل کرتے، پھر تبع تابعین کے زمانہ میں آئمہ ومجتہدین نے کتاب وسنت اور صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعلیمات کو سامنے رکھ کر زندگی کے ہر شعبہ میں تفصیلا احکام مرتّب ومدون کیے، ان آئمہ مجتہدین میں اولیت کا شرف سراج الامہ امام المجتہدین والمحدثین امام الآئمہ امام الفقہاء امام الحنفیہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے اور ان کے بعد دیگر آئمہ مجتہدین امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ مذکورہ آئمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے زندگی میں پیش آنے والے اکثر وبیشتر مسائل کو مرتب کردیا، اور ساتھ ہی وہ اصول وقواعد بھی بیان کردیے جن کی روشنی میں یہ احکام مرتب کیے گئے ہیں، اسی لیے پورے عالم اسلام میں تمام قاضی ومفتیان انہی کہ بیان کردہ مسائل کے مطابق فتویٰ وفیصلہ کرتے ہیں اور یہ سلسلہ دوسری صدی سے لے کر آج تک بدستور قائم ہے۔

آئمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقلید ضروری ہے

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

۱)ومن زعم أنه لا يرى التقليد ولا يقلد دينه أحدا فهو قول فاسق عند الله ورسول -صلى الله عليه وسلم -إنما يريد بذلك إبطال الأثر تطيل العلم والسنة

﴿طبقات الحنابلة / صفحه۳۶﴾

ومن زعم أنه لا يرى التقليد، ولا يقلد دينه أحدا، فهذا قول فاسق

﴿العقيدة لأحمد بن حنبل / صفحه۸۲﴾

﴿سير اعلام النبلاء / جلد ۱۱ / صفحه۳۰۳ / رقم۷۸ احمد بن حنبل﴾

﴿ترجمة الأئمة الأربعة / صفحه۳۳۸﴾

ترجمہ: اور جو شخص یہ گمان کرے کے تقلید کوئی چیز نہیں ہے اور وہ اپنے دین میں کسی کی تقلید نہیں کرتا تو یہ اللہ ورسول ﷺ کے ہاں ایک فاسق کا قول ہے وہ اپنے اس قول سے (احادیث و) آثار کو باطل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور علم سُنت کو معطل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

امام نووی رحمة الله علیہ فرماتے ہیں

۲)لو جاز اتباع أى مذهب شاء لا فضى إلى ان يلتقط رخص المذاهب متبعا هواه.........فعلى هذا يلزمه ان يجتهد فى اختيار مذهب يقلده على التعيين

﴿المجموع شرح المهذب / جلد ۱ / فصل فى آداب المستفتى / صفحه۵۵﴾

ترجمہ: اگر یہ بات جائز ہو کے انسان جس فقہ کی چاہے پیروی کرے تو بات یہاں تک پہنچ جائے گی کے وہ اپنی نفسانی خواہش کے مطابق تمام مذاہب کی آسانیاں چُنے گا اس لئے ہر

شخص پر لازم ہے کے ایک معین مذہب چُن لے اور اُسکی تقلید کرے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمة الله علیہ فرماتے ہیں

۳)أنه يجب على العامي وغيره ممن لم يبلغ رتبة الاجتهاد التزام مذهب معين من مذاهب المجتهدين۔

﴿حاشية العطار على جمع الجوامع/جلد٢/مسالة تقليد المفضول/صفحه ٤٤٠﴾

ترجمہ: بے شک عامی شخص اور وہ جو نہ پہنچا ہو درجہ اجتہاد کو اُن پر مجتہدین کے مذہبوں میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔

امام ابن عبد البر رحمة الله علیہ فرماتے ہیں

٤)ولم يَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ أَنَّ الْعَامَّةَ عليها تَقْلِيدُ عُلَمَائِهَا

﴿جامع بيان العلم وفضله/جلد٢/صفحه ٢٣٠﴾

ترجمہ: اور علماء نے اس میں کوئی اختلاف نہیں کیا کے عام لوگوں پر علماء (مجتہدین) کی تقلید لازم ہے۔

٥)ولم تختلف العلماء أن العامة عليها تقليد علمائها۔

﴿البحر المحيط فى اصول الفقه/جلد٤/صفحه ٥٦٥﴾

ترجمہ: اور علماء نے اس میں کوئی اختلاف نہیں کیا کے بیشک عام لوگوں پر علماء (مجتہدین) کی تقلید لازم ہے

٦)وُجوب التَّقْلِيدِ على الْعَوَام

﴿البحر المحيط فى اصول الفقه/جلد٤/صفحه ٥٦٣﴾

ترجمہ: عوام کے اوپر تقلید واجب ہے۔

٧)جَوازُ التَّقْلِيدِ فِيهَا وَهُوَ رَأْيُ جُمْهُورِ الْأُصُولِيِّينَ ...... بل

وَجَبَ علی العامی

﴿الخلاصة فی احکام الاجتهاد التقلید/جلد۲/صفحه۶۶﴾

ترجمہ: جمہور اصولیوں کی یہی رائے ہے کے فروع میں تقلید جائز ہے...... بلکہ عامی پر واجب ہے۔

۸)ذکر جماهیر علماء الأصول لزوم التقلید علی العامی فی الفروع

﴿شرح الکوکب المنیر/جلد٤/باب التقلید/صفحه٥٤١﴾

ترجمہ: جمہور اصولی علماء نے ذکر کیا ہے کے فروعات میں عامی پر تقلید لازم ہے۔

۹)التقلیدفی الفروع فهو جائز......بل وجب علی العامی ذلك

﴿روضة الناظر/جلد۱/فصل فی التقلید/صفحه۳۸۳﴾

ترجمہ: فروعات میں تقلید جائز ہے...... بلکہ وہ عام شخص پر واجب ہے۔

۱۰)واجب الإتباع والتقلید فی حق العامی

﴿تقریر الاستناد فی تفسیر الاجتهاد/صفحه٦﴾

﴿تفسیر الاجتهاد/فصل شروط الاجتهاد/صفحه٤٠﴾

ترجمہ: عام شخص کے حق میں تقلید اور اتباع واجب ہے۔

۱۱)یَجِبُ فِیهَا عَلَی العَامِّی تقلیدالمجتهد

﴿البحرالرائق/جلد۱/صفحه۲۸٦﴾

ترجمہ: فروعات میں عامی پر مجتہد کی تقلید واجب ہے۔

۱۲)أَنَّ عَلَی العَامِّیِّ الاِقْتِدَاءَ بِالفُقَهَاء

﴿العنایة شرح الهدایة/جلد۳/فصل فی العوارض/صفحه۳٥۳﴾

﴿تبیین الحقائق/جلد٤/فصل فی العوارض/صفحه۱۷٥﴾

﴿العناية شرح بداية / جلد ۱ / صفحه ۱۳۰﴾

۱۳)وَعَنْ أَبِي يُوسُف...... لِأَنَّ عَلَى الْعَامِّيِّ الِاقْتِدَاءَ بِالْفُقَهَاء

﴿درر الحكام شرح غرر الحكام / جلد ۲ / صفحه ۴۷۸﴾

ترجمہ: بے شک عام شخص پر فقہاء کی اقتداء لازم ہے

۱۴)أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْعَامِّيِّ الْأَخْذُ بِفَتْوَى الْمُفْتِي

﴿المبسوط / جلد ۴ / كتاب الصوم / صفحه ۶۵﴾

۱۵)أن على العامى العمل بفتوى المفتى

﴿المحيط البرهانى / جلد ۲ / الفصل العاشر / صفحه ۶۶۲﴾

ترجمہ: بے شک عام شخص پر واجب ہے کے وہ مفتی (مجتہد) کے فتویٰ پر عمل کرے۔

۱۶)يجب فيها على العامى تقليد المجتهد

﴿حاشية ابن عابدين شامى / جلد ۱ / صفحه ۱۹۲﴾

﴿حاشية الطحاوى على المراقى الفلاح / جلد ۱ / فصل فى احكام السور / صفحه ۲۰﴾

ترجمہ: فروعات میں عام شخص پر مجتہد کی تقلید واجب ہے۔

امام سیوطی رحمة الله عليه فرماتے ہیں

۱۷)اعلم أن اختلاف المذاهب فى هذه الملّة نعمة كبيرة وفضيلة عظيمة، وله سرٌّ لطيف أدركه العالِمون، وعَمِي عنه الجاهلون، حتى سمعت بعض الجهال يقول :النبى ﷺ جاء بشرع واحد، فمن أين مذاهب أربعة..

﴿أدب الاختلاف / صفحه ۲۵﴾

ترجمہ: جان لو کہ اختلاف فقہی مذاہب میں ملت اسلامیہ میں بہت بڑی نعمت اور عظیم فضیلت ہے، اور اس میں ایک لطیف راز ہے جس کو علماء ہی جانتے ہیں، اور جہلاء اس راز سے غافل

وبے خبر ہیں، حتی کہ میں نے بعض جاہلوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ تو ایک شریعت لے کر آئے یہ مذاہب اربعہ کہاں سے آ گئے؟

علامہ مناوی القاہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

۱۸)ویجب علینا أن نعتقد أن الأئمة الأربعة والسفیانین والأوزاعی...... وإسحاق بن راهویه وسائر الأئمة علی هدی...... وعلی غیر المجتهد أن یقلد مذهبا معینا...... لکن لا یجوز تقلید الصحابة وکذا التابعین کما قاله إمام الحرمین من کل من لم یدون مذهبه فیمتنع تقلید غیر الأربعة فی القضاء والافتاء لأن المذاهب الأربعة انتشرت وتحررت حتی ظهر تقیید مطلقها وتخصیص عامها بخلاف غیرهم لانقراض اتباعهم وقد نقل الإمام الرازی رحمه الله تعالی إجماع المحققین علی منع العوام من تقلید أعیان الصحابة وأکابرهم۔

﴿فیض القدیر شرح الجامع الصغیر / جلد۱ / صفحه ۲۷۱، ۲۸۸﴾

ترجمہ: ہم پر یہ اعتقاد رکھنا واجب ہے کہ آئمہ اربعہ، سفیان ثوری وسفیان بن عیینہ امام اوزاعی، ...... اسحٰق بن راہویہ اور تمام آئمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم راہ راست پر تھے...... اور غیر مجتہد پر لازم ہے کہ کسی معین مذہب کی تقلید کرے...... لیکن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقلید جائز نہیں، اسی طرح تابعین کی تقلید بھی جیسا کہ امام الحرمین نے فرمایا ہے کہ جس امام کا مذہب مدون نہیں ہوا اس کی تقلید جائز نہیں۔ لہذا قضاء وافتاء میں آئمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ کسی اور کی تقلید جائز نہیں۔ کیونکہ مذاہب اربعہ اس حد تک مشہور اور پھیل گئے کہ

ان میں مطلق کی قیودات عموم کی تخصیصات بھی واضح ہیں، برخلاف دیگر مذاہب کے کہ ان میں یہ چیز نہیں کیونکہ ان کے پیروکار جلد ہی ختم ہو گئے تھے۔امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اجماع نقل کیا ہے کہ عوام کو اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقلید سے منع کیا جائے گا

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

۱۹)...... بعد القرن الثلثة أو الأربعة على أربعة المذاهب، ولم يبق فى فروعالمسائل سوى هذه المذهب الأربعة فقد انعقد الإجماع المركب على بطلان قول من يخالف كلهم

﴿تفسير مظهرى / جلد ۲ / صفحه ٦٤﴾

ترجمہ: یعنی تیسری یا چوتھی صدی کے فروعی مسائل میں مذاہب اربعہ رہ گئے، کوئی اور مذہب باقی نہیں رہا، پس گویا اس امر پر اجماع ہو گیا کہ جو قول ان چاروں کے خلاف ہے وہ باطل ہے۔

علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

۲۰)وعلى هذا ما ذكر بعض المتأخرين منع تقليد غير الأربعة لانضباط مذاهبهم وتقليد مسائلهم وتخصيص عمومها ولم يدر مثله فى غيرهم الآن لانقراض اتباعهم وهو صحيح۔

﴿التحرير فى اصول الفقه / صفحه ۵۵۲﴾

ترجمہ: اور اسی پر جو ذکر کیا ہے بعض متاخرین نے کہ منع کیا جائے گا سوائے آئمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقلید کہ، اس لیے کے آئمہ اربعہ کے مذاہب مکمل منضبط ہو گئے ہیں اور ان مذاہب میں مسائل تحریر میں آ چکے ہیں اور دوسرے آئمہ کے مذاہب میں یہ چیز نہیں ہے اور ان کے متبعین بھی ختم ہو چکے ہیں اور تقلید کا ان چار اماموں میں منحصر ہو جانا صحیح ہے۔

علامہ ابن نجیم حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

۲۱)وما خالف الأئمة الأربعة فهومخالف للإجماع

﴿الاشباہ والنظائر/حکم مالوقال الموثوق/۱/۱۳۱﴾

ترجمہ: یعنی آئمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف فیصلہ اجماع کے خلاف فیصلہ ہے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

۲۲)فَإِنْ قُلْت فَهَلْ يَجِبُ عَلَى الْمَحْجُوبِ عَنْ الِاطِّلَاعِ عَلَى الْعَيْنِ الْأُولَى التَّقَيُّدُ بِمَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ .فَالْجَوَابُ نَعَمْ يَجِبُ عَلَيْهِ ذَلِكَ لِئَلَّا يَضِلَّ فِي نَفْسِهِ وَيُضِلَّ غَيْرَه

﴿فتح العلی المالک/صفحہ ۲۵۱﴾

ترجمہ: پھر اگر تو یہ سوال کرے کہ کیا شریعت کے اصل سرچشمہ کی اطلاع سے محروم شخص کیلئے تقلید معین واجب ہے تو میں کہتا ہوں کہ ہاں جی ہاں لازم ہے اور یہ اس لیے تاکہ وہ نہ خود گمراہ ہو نہ کسی کو گمراہ کر سکے۔

علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں

۲۳)ولا يخلو امر الداعی من امرين :الاول ان يكون مجتهداً او مقلداً فالمجتهد ينظر فی تصانيف المتقدمين من القرون الثلاثة ثم يرجع ما ينبغی ترجيحه، الثانی :المقلد يقلد السلف :اذ القرون المتقدمة افضل مما بعدها

﴿مجموعۃ الفتاوی/جلد ۲۰/صفحہ ۹﴾

ترجمہ: دین کا داعی دو حال سے خالی نہیں، مجتہد ہوگا یا مقلد، مجتہد قرون ثلاثہ کے متقدمین کی تصانیف سے مستفید ہو کر راجح قول کو ترجیح دیتا ہے اور مقلد سلف کی تقلید کرتا ہے، کیونکہ

ابتدائی صدیاں بعد والوں سے افضل ہیں۔

امام صاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

٢٤)ولا يجوز تقليد ماعد المذاهب الاربعة ولو وافق قول الصحابة والحديث الصحيح والاية فالخارج عن المذاهب الاربعة ضال مضل ...... لان الاخذ بظواهر الكتاب والسنة من اصول الكفر

﴿تفسير صاوى / جلد٣ / صفحه٩﴾

ترجمہ: مذاہب اربعہ کے سوا کسی کی تقلید جائز نہیں اگر چہ وہ صحابہ کے قول اور صحیح حدیث اور آیت کے موافق ہی کیوں نہ ہو۔ پس جو ان مذاہب اربعہ سے خارج ہو وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے...... کیونکہ کتاب وسنت کے محض ظاہری معنی کو لینا کفر کی جڑ سے ہے۔

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

مذاہب اربعہ سے مرد وعورت کی نماز میں فرق کا ثبوت

امام ابوحنیفہ وامام مالک وامام شافعی وامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس پر اجماع ہے کہ عورت کا طریقہ نماز مرد کے طریقہ نماز سے مختلف ہے۔

۱)فقہ حنفی

قَالَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی الْفُقَهَاءِ اَبُوْحَنِیْفَةَ: وَالْمَرْاَةُ تَرْفَعُ یَدَیْهَا حِذَاءَ مَنْكِبَیْهَا هُوَ الصَّحِیْحُ لِاَنَّه اَسْتَرُ لَهَا.

﴿الهدایة / باب صفة الصلوة / جلد۱ / صفحه۸۴﴾

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کندھوں تک اٹھائے وہ صحیح ہے کیونکہ اسکے لئے اس میں زیادہ ستر پوشی ہے۔

وَقَالَ اَیْضاً: وَالْمَرْاَةُ تَنْخَفِضُ فِیْ سُجُوْدِهَا وَتَلْزِقُ بَطْنَهَا بِفَخِذَیْهَا لِاَنَّ ذٰلِكَ اَسْتَرُ لَهَا .

﴿الهدایة / باب صفة الصلوة / جلد۱ / صفحه۹۲﴾

ترجمہ: مزید آپ ہی نے فرمایا کہ عورت سجدوں میں اپنے آپ کو سکیڑ لے اور اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں کے ساتھ چمٹالے کیونکہ اس میں اسکے لئے زیادہ ستر پوشی ہے۔

۲)فقہ مالکی

قَالَ الْاِمَامُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ: وَالْمَرْاَةُ دُوْنَ الرَّجُلِ فِی الْجَهْرِ وَهِیَ فِیْ هَیْاَةِ الصَّلَاةِ مِثْلَه غَیْرَ اَنَّهَا تَنْضَمُّ وَ لَا تُفَرِّجُ فَخِذَیْهَا وَلَا عَضُدَیْهَا وَتَكُوْنُ مُنْضَمَّةً مُتَرَوِّیَةً فِیْ جُلُوْسِهَا وَسُجُوْدِهَا وَاَمْرِهَا كُلِّه.

﴿رسالة ابن ابی زید القیروانی المالکی / باب صفة العمل فی الصلوات / صفحه۳۳﴾

ترجمہ :امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت کی نماز کی کیفیت مرد کی نماز کی طرح ہے مگر یہ کہ عورت سمٹ کر نماز پڑھے اور اپنی دونوں رانوں اور دونوں بازوؤں کے درمیان کشادگی نہ کرے اور اپنے قعود وسجود اور نماز کے تمام احوال میں۔

۳)فقه شافعی

قَالَ الْاِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیسَ الشَّافِعِیَّ :وَقَدْ اَدَّبَ اللّٰهُ النِّسَاءَ بِالْاِسْتِتَارِ وَاَدَّبَهُنَّ بِذَالِكَ رَسُوْلُه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُحِبُّ لِلْمَرْاَةِ فِی السُّجُوْدِ اَنْ تَنْضَمَّ بَعْضَهَااِلٰی بَعْضٍ وَتَلْصَقُ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا وَتَسْجُدُ كَاَسْتَرِمَايَكُوْنُ لَهَاوَهٰكَذَا اُحِبُّ لَهَا فِی الرُّكُوْعِ وَ الْجُلُوْسِ وَجَمِيْعِ الصَّلَاةِ اَنْ تَكُوْنَ فِيْهَا كَاَسْتَرِ مَايَكُوْنُ لَهَا.

﴿كتاب الام للشافعی /باب التجافی فی السجود /جلد۱ /صفحه۲۸۶﴾

ترجمہ :امام محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عورت کو پردہ پوشی کا ادب سکھایا ہے اور اُسکے رسول ﷺ نے بھی یہی ادب سکھایا ہے۔(اس ادب کی بنیاد پر) میں عورت کے لیے یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ سجدہ میں اپنے بعض اعضاء کو بعض کے ساتھ ملائے اور اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں کے ساتھ چمٹا کر سجدہ کرے اس میں اس کے لیے زیادہ ستر پوشی ہے۔اسی طرح میں عورت کے لیے رکوع ،قعود اور تمام نماز میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ نماز میں ایسی کیفیات اختیار کرے جس میں اس کے لیے پردہ پوشی زیادہ ہو۔

۴)فقه حنبلی

قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ :وَالْمَرْاَةُ كَالرَّجُلِ فِیْ ذٰلِكَ كُلِّه اَنَّهَا تَجْمَعُ نَفْسَهَا فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَتَجْلِسُ مُتَرَبِّعَةً

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

اَوْتَسْدُلُ رِجْلَيْهَافَتَجْعَلُهُمَا فِیْ جَانِبِ يَمِيْنِهَا۔۔۔۔ قَالَ اَحْمَدُ:اَلسَّدْلُ اَعْجَبُ اِلَیَّ

﴿المغنی/مسالة يثبت فی حق المرة/جلد۲/صفحه۴۷۸﴾

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سب احکام میں مرد کی طرح ہے مگر رکوع وسجود میں اپنے جسم کو سکیڑ کر رکھے اور پالتی مار کر بیٹھے یا اپنے دونوں پاوں اپنی دائیں جانب نکال کر بیٹھے۔امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت کا اپنے دونوں پاؤں اپنی دائیں جانب نکال کر بیٹھنا مجھے زیادہ پسندیدہ عمل ہے۔

مرد و عورت کا تکبیر تحریمہ میں فرق

مرد

إِذَا أَرَادَ الدُّخُولَ فِی الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ حتی يُحَاذِیَ بِإِبْهَامَيْهِ شَحْمَتَیْ أُذُنَيْهِ وَبِرُءُوسِ الْأَصَابِعِ فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

﴿الفتاوی الهندية/الفصل الثالث باب فی السنن الصلاة/جلد۱/صفحه۷۳﴾

کہ مرد تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر اس طرح اٹھائے کہ دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کی لو کے برابر اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے اپنے دونوں کانوں کے اوپر والے حصہ کے برابر ہو جائیں۔اس طرح دونوں گٹ بھی دونوں کندھوں کے برابر ہو جائیں گے۔

۱)عن مالك بن الحويرث رضی الله عنه أنه رأی نبی الله صلی الله عليه وسلم ...وقال حتی يحاذی بهما فروع أذنيه.

﴿صحيح مسلم /باب استحباب رفع اليدين فی تكبيرة الاحرام/جلد۱/صفحه۱۶۸﴾

ترجمہ : حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا۔ (جب آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو) آپ کے دونوں ہاتھ کانوں کے اوپر والے حصے کے برابر ہو گئے۔

۲) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اِنَّه رَاَى النَّبِيَّ صلی الله عليه وسلم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ اِبْهَامَاهُ تُحَاذِيْ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ.

﴿سنن النسائی / باب موضع الابهامين عند الرفع / جلد ۱ / صفحه ۱۴۱﴾

ترجمہ : حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے جب نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے کانوں کی لو کے برابر ہو گئے۔

۳) فَقَالَ اَبُوْحُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ رضی الله عنهما اَنَا كُنْتُ اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله عليه و سلم رَاَيْتُه اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ الخ

﴿صحیح البخاری / سنة الجلوس فی التشهد / جلد ۳ / صفحه ۳۲۴ / رقم ۷۸۵﴾

ترجمہ : حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تم سے حضور ﷺ کی نماز پڑھنے کے طریقے کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں۔ (پھر رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھنے کے طریقے کو بیان کیا) کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کندھوں کے برابر اٹھایا۔

فائدہ مردوں کے ہاتھ اٹھانے کا طریقہ جو بیان ہوا اس سے مذکورہ روایات پر عمل ایسے ہوتا ہے کہ مرد اپنے دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے کنارے

دونوں کانوں کے اوپر والے حصہ کے برابر اور دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کی لو کے برابر اور دونوں گٹ دونوں کندھوں کے برابر ہو جائیں۔

عورت

الْمَرْأَةُ تَرْفَعُ يَدَيْهَا حِذَاءَ مَنْكِبَيْهَا وَهُوَ الصَّحِيحُ لِأَنَّهُ أَسْتَرُ لَهَا ﴿فتح القدير الكمال ابن الهمام / باب صفة الصلاة / جلد ١ / صفحه ٣٦﴾

ترجمہ: تکبیر تحریمہ کے وقت عورت اپنے دونوں کندھوں کے برابر اپنے ہاتھ اٹھائے، یہ صحیح تر ہے کیونکہ اس میں اس کی زیادہ ستر پوشی ہے۔

وَالْمَرْأَةُ تَرْفَعُ يَدَيْهَا حِذَاءَ مَنْكِبَيْهَا وَهُوَ الصَّحِيحُ لِأَنَّهُ أَسْتَرُ لَهَا

﴿العناية شرح الهداية / باب صفة الصلاة / جلد ١ / صفحه ٤٥٦﴾

الْمَرْأَةُ تَرْفَعُ يَدَيْهَا حِذَاءَ مَنْكِبَيْهَا وَهُوَ الصَّحِيحُ لِأَنَّهُ أَسْتَرُ لَهَا

﴿الهداية شرح البداية / فصل فى الاوقات / جلد ١ / صفحه ٤٦﴾

والمرأة ترفع يديها حذاء منكبيها

﴿بداية المبتدى / فصل فى الاوقات / جلد ١ / صفحه ١٤﴾

﴿المحيط برهانى / الفصل الرابع / جلد ١ / صفحه ٤١٢﴾

اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے کنارے دونوں کندھوں تک ہو جائیں گے اور دونوں گٹ سینے کے برابر۔

١) حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمي قال حدثتني ميمونة بنت حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر قالت سمعت عمتي أم يحيى بنت عبد الجبار بن وائل بن حجر عن أبيها عبد الجبار عن علقمة عمها عَنْ وَائِلِ بن حُجْرٍ، قَالَ: جِئْتُ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ...فَقَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :یَا وَائِلُ بن حُجْرٍ، إِذَا صَلَّیْتَ فَاجْعَلْ یَدَیْكَ حِذَاءَ أُذُنَیْكَ، وَالْمَرْأَةُ تَجْعَلُ یَدَیْهَا حِذَاءَ ثَدْیَیْهَا

رواه الطبرانی فی حدیث طویل فی مناقب وائل من طریق میمونة بنت حجر عن عمتها أم یحیی بنت عبد الجبار ولم أعرفها وبقیة رجاله ثقات

﴿مجمع الزوائد / باب رفع الیدین فی الصلاة / جلد۲ / صفحه۲۷۲ / رقم۲۵۹٤﴾

﴿المعجم الکبیر / وائل بن حجر الحضرمی / جلد۲۲ / صفحه۱۹ / رقم۱۷۸۷۹﴾

﴿جامع الاحادیث / یاء النداء مع الواو / جلد۲۳ / صفحه٤۳۹ / رقم۲۳۶۳۷۷﴾

﴿البدر المنیر / الحدیث التاسع / جلد۳ / صفحه٤۶۳﴾

﴿جمع الجوامع / حرف الیاء / رقم۱۳۰۶﴾

﴿کنزالعمال / جلد۷ / صفحه٤۳۱ / رقم۱۹۶٤۰﴾

ترجمہ : حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (درمیان میں طویل عبارت ہے، اس میں ہے کہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا : اے وائل جب تم نماز پڑھو تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی چھاتی کے برابر اٹھائے۔

اعتراض

اس روایت کی سند میں ایک راویہ ام یحیٰی بنت عبدالجبار مجہولہ ہے کیونکہ امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ ان کے متعلق فرماتے ہیں

ولم اعرفها.

ترجمہ: کہ میں اس کو نہیں پہچانتا۔

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

﴿مجمع الزوائد / باب رفع اليدين فی الصلاۃ / جلد۲ / صفحہ۲۷۲ / رقم۲۵۹۴﴾

جواب امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ کے نہ جاننے سے اُم یحییٰ کا مجہول ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

اُم یحییٰ کا مکمل نام **جشة بنت عبد الجبار بن وائل كنيتها أم يحيى روت عنها ميمونة بنت حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر ذكرها ابن منده فی تاريخ النساء**

﴿تکمة الاكمال / حرف الحاء المهملة / جلد۲ / صفحہ۲۵۰ / رقم۱۵۲۰﴾

بنت عبد الجبار بن وائل كنيتها ام يحيى روت عنها ميمونة بنت حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر، ذكرها ابن منده فی تاريخ النساء وفی المشتبه ان الجيم مفتوحة.

﴿اكمال الكمال / جلد۲ / صفحہ۴۷۸﴾

حاشیہ اکمال الکمال میں ہے کہ اس راویہ کی کنیت اُم یحییٰ ہے اور ان سے میمونہ بنت حجر بن عبدالجبار نے روایت کی ہے۔ تاریخ دمشق میں باب وائل بن حجر بن سعد کے تحت اُم یحییٰ کا نام کبشہ مذکور ہے۔ وہاں سند یوں ہے: **حدثتنا ميمونة بنت حجر بن عبد الجبار ابن وائل قال سمعت عمتی كبشة أم يحيى بنت عبد الجبار بن وائل**

﴿تاريخ دمشق / باب وائل بن حجر بن سعد / جلد۶۲ / صفحہ۳۹۰﴾

وبجيم مفتوحة: أم يحيى جَشّة بنت عبد الجبار بن وائل، روَتْ عنها ميمونة بنت حُجر

﴿تبصير المنتبه بتحرير امشتبه / حرف الهاء المهمله / جلد۱ / صفحہ۴۴۲﴾

أم يحيى جشة بنت عبد الجبار بن وائل روت عنها ميمونة بنت حجر قلت ميمونة هی بنت أخی جشة حجر بن عبد

الجبار بن وائل بن حجر

﴿توضیح المشتبه فی ضبط اسماء الرواة / حرف الحاء / جلد۳ / صفحه ۱٤۰﴾

تو ثابت ہوا اُم یحییٰ مجہولہ راویہ نہیں ہے۔

۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا شَيْخٌ لَنَا قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً: سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ كَيْفَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ حَذْوَ ثَدْيَيْهَا.

﴿مصنف ابن ابی شیبة / باب فی المرأة إذا افتتحت الصلاة / جلد۱ / صفحه ۲۳۹ / رقم ۲٤۸٦﴾

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ عورت نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے؟ آپ نے فرمایا: اپنے سینے تک۔

اعتراض: اس روایت کی سند میں حضرت ہشیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں: **شیخ لنا**، جب کہ شیخ مجہول ہے۔

جواب: مصنف ابن ابی شیبہ میں ہی دوسرے مقام پر حضرت ہشیم رحمۃ اللہ علیہ خود اسکی تصریح فرماتے ہیں: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ أَخْبَرَنَا شَيْخٌ، يُقَالُ لَهُ: مِسْمَعُ بْنُ ثَابِتٍ الخ

﴿مصنف ابن ابی شیبة / باب فی رکعتی الفجر إذا فاتته / جلد۲ / صفحه ۲٥٤ / رقم ٦٥۰۳﴾

اس سے یہ واضح ہو گیا کہ ہشیم رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ کا نام مسمع بن ثابت ہے۔

حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَرْفَعُ يَدَيْهَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا

﴿مصنف ابن ابی شیبه / جلد۱ / صفحه ۲۳۹ / رقم ۲٤۸۷﴾

ترجمہ: امام شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کندھوں تک اُٹھائے گی۔

۳)حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتَفْتَحَتِ الصَّلاَةَ ، تَرْفَعُ يَدَيْهَا إِلَى ثَدْيَيْهَا ﴿مصنف ابن ابی شیبہ /جلد۱ /صفحہ۲۳۹ /رقم۲۴۸۸﴾

ترجمہ: حضرت عیسیٰ بن کثیر حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے عورت جب نماز شروع کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سینے تک اُٹھائے۔

ان روایات میں عورت کا دونوں ہاتھوں کو کندھوں اور سینے تک اٹھانے کا ذکر موجود ہے۔لہٰذا عورت اپنے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں دونوں کندھوں تک اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں سینے کے برابر آ جائیں۔

مرد و عورت کے ہاتھ باندھنے میں فرق

مرد

مرد اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر، انگوٹھے اور چھنگلیا سے بائیں ہاتھ کے گُٹ کو پکڑتے ہوئے تین انگلیاں کلائی پر بچھا کر ناف کے نیچے رکھے۔

امام محمد بن حسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ويضع بطن كفه الايمن على رسغه الايسر تحت السرة فيكون الرسغ فى وسط الكف.

﴿كتاب الآثار بروایة محمد /جلد۱ /صفحہ۳۲۱﴾

ترجمہ : اور مرد اپنی دائیں ہتھیلی کا اندرونی حصہ اپنی بائیں کلائی کے اوپر رکھ کر ناف کے نیچے رکھے، اس طرح گٹ ہتھیلی کے درمیان میں آجائے گا۔

علامہ عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

واستحسن كثير من مشايخنا بأن يضع باطن كفه اليمنى على

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

كفه اليسرى ويحلق بالخنصر والإبهام على الرسغ .

﴿عمدة القارى / باب وضع اليمنى على اليسرى فى الصلاة / جلد٤ / صفحه٣٨٩﴾

مزيد﴿الفتاوى هنديه / فصل الثالث فى السنن الصلاة / جلد١ / صفحه٧٨﴾

﴿المحيط البرهانى / فى فصل بين الاذان / جلد٢ / صفحه٢٠﴾

﴿الهداية شرح البداية / فصل فى الاوقات / جلد١ / صفحه٤٧﴾

﴿بدائع الصنائع / فصل فى سنن حكم التكبير / جلد٢ / صفحه٢٨٠﴾

﴿بداية المبتدى / فصل فى الاوقات / جلد١ / صفحه١٤﴾

﴿تبيين الحقائق / سنن الصلاة / جلد٢ / صفحه٢٣﴾

﴿ردالمحتار / واجبات الصلاة / جلد٣ / صفحه٤٨٠﴾

﴿تحفة الفقهاء / باب افتتاح الصلاة / جلد١ / صفحه١٢٦﴾

ترجمہ: ہمارے اکثر مشائخ نے اس بات کو پسند فرمایا ہے کہ مرد اپنی دائیں ہتھیلی کا اندرونی حصہ اپنی بائیں ہتھیلی (کی پشت) پر رکھے اور چھنگلیا اور انگوٹھے کے ساتھ گٹ پر حلقہ بنائے۔

١)عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضى الله عنه قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِى الصَّلٰوةِ

﴿صحيح البخارى / باب وضع اليمنى على اليسرى / جلد١ / صفحه٢٠٢﴾

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو اس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں بازو پر رکھے۔

٢)عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضى الله عنه قَالَ :لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَيْفَ يُصَلِّىْ؟ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ

﴿سنن ابى داود / باب تفريع استفتاح الصلوة / جلد١ / صفحه١٠٥﴾

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

﴿سنن النسائی / جلد ۱ / صفحہ ۱٤۱﴾

ترجمہ : حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (نے ارادہ کیا کہ) دیکھوں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے، تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھائے، پھر اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ہتھیلی (کی پشت)، گٹ اور بازو پر رکھا۔

۳)عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله عليه وسلم قَالَ اِنَّا مَعْشَرُ الْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَااَنْ نُوَخِّرَسُحُوْرَنَا وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَاوَاَنْ نُمْسِكَ بِاَيْمَانِنَاعَلٰى شَمَائِلِنَا فِىْ صَلٰوتِنَا

﴿صحیح ابن حبان / ذكر الاخبار عما يستحب للمراة / رقم ۱۷۷۰﴾

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ہم سحری تاخیر سے کریں، افطار جلدی کریں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھوں سے اپنے بائیں ہاتھوں کو پکڑے رکھیں۔

٤)روی الامام الحافظ المحدث ابو بكر الاثرم المتوفی ۲۷۳ھ قال حدثنا ابو الوليد الطيالسی قال حدثنا حماد بن سلمة عن عاصم الجحدری عن عقبة بن صبهان سمع عليا يقول فی قول الله عزوجل فصل لربك والنحر قال وضع اليمنىٰ على اليسرىٰ تحت السرة ۔

﴿سنن الاثرم بحواله تمهيد لابن عبد البر / جلد ۸ / صفحہ ۱٦٤﴾

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **فصل لربك والنحر** کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مرد اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

اصول حدیث کے مطابق اس روایت کے تمام راوی ثقہ عادل ہیں

۱)امام ابوبکر الاثرم احمد بن محمد بن ہانی : **ثقة ، حافظ ، له تصانيف ۔**

﴿تقريب التهذيب / رقم الترجمه ۱۰۳﴾

۲)امام ابوالولید الطیالسی **ثقة ، ثبت۔**

﴿تقريب التهذيب / رقم الترجمه ۷۳۰۱﴾

۳)حمام بن سلمہ **شیخ الاسلام، ثقه۔**

﴿تذكرة الحفاظ / رقم الترجمه ۱۹۷﴾

۴)امام عاصم الجحدری، **ثقه۔**

﴿الجرح والتعديل للرازى / رقم الترجمه ۱۱۱۷۶﴾

۵)امام عقبہ بن صہبان، **ثقه۔**

﴿تقريب التهذيب / رقم الترجمه ۴۶۴۰﴾

۶)امام سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **صحابی** رسول ﷺ **داماد** رسول ﷺ۔

۷)امام ابن عبدالبر مالکی **شیخ الاسلام حافظ المغرب**

﴿تذكرة الحفاظ / جلد۳ / صفحه ۲۱۷﴾

۵)عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضى الله عنه قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَضَعَ يَمِينَه عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

﴿مصنف ابن ابى شيبة / وضع اليمين على الشمال / جلد۳ / صفحه ۳۲۱ / رقم ۳۹۵۹﴾

ترجمہ : حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

مردوں کونماز میں ہاتھ کہاں باندھنے چاہئے، اس کا ذکر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے ان کا کہنا یہ ہے کہ اس بارے میں صحابہ کرام وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے صرف دو باتیں منقول ہیں، ایک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی اور دوسری ناف کے اوپر ہاتھ باندھنے کی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے سینے پر ہاتھ باندھنے کا ذکر تک نہیں کیا آپ کی اس سے بات واضح ہوجاتا ہے کہ صحابہ کرام وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے علم میں ان دوعملوں کے علاوہ تیسرا کوئی عمل نہیں تھا۔

٦)وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ ، وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَضَعَهُمَا فَوْقَ السُّرَّةِ ، وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَضَعَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ ، وَكُلُّ ذَلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ

﴿جامع الترمذی / بَاب مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ / رقم٢٤٣﴾

ترجمہ: صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مرد رکھے اپنے دایاں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر، اور ان میں بعض کی رائے ہے کہ ہاتھ کو ناف کے اوپر باندھے اور بعض کی رائے ہے کہ ناف کے نیچے باندھے اور یہ سب وسعت ہے ان کے نزدیک۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی اسی عبارت کو امام عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل فرمایا ہے

﴿عمدۃ القاری / جلد٩ / باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلاۃ / صفحہ٢٣﴾

صرف یہی ایک بات فیصلہ کرنے کے لئے کافی ہے کے احناف کا مسلک وہ ہے جس پر صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بعد کے آئمہ ومحدثین رحمۃ اللہ علیہم کا عمل رہا ہے انہوں نے سینہ پر ہاتھ باندھنے والی بات کوئی لائق ذکر بھی نہیں سمجھا اسی طرح الفقہ علی

مذاهب الاربعة میں باب قائم کیا ہے

وضع اليد اليمنى على اليسرى تحت السرة اوفوقها

اس میں بھی کہیں سینہ پر ہاتھ باندھنے کا ذکر نہیں بس اختلاف تحت السرۃ اور فوق السرۃ میں ہے **على صدر** کا مذہب کسی بھی امام کا نہیں۔ اور اس باب کے تحت لکھتے ہیں

يسن وضع اليد اليمنى على اليسرى تحت السرته او فوقها وهو سنة باتفاق ثلاثة من الائمة وقال المالكية:انه مندوب۔

﴿الفقه على مذاهب الاربعة / جلد ١ / صفحه ٢٥٩﴾

اگر احناف کا عمل حدیث کے خلاف ہے تو اس کا الزام صرف احناف پر ہی نہیں آتا بلکہ یہ الزام تمام ہی ان صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور محدثین پر آتا ہے جو نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کہ قائل ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور محدثین میں سینہ پر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا کوئی عمل تھا ہی نہیں۔

عورت

١) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

المرء اة ليست في ذلك كا لر جل۔

﴿سنن كبر ى للبيهقى / باب ما يستحب للمرا ة / رقم٣٠١٦﴾

﴿مرا سيل ابى دا ؤ د / با ب اذا سجد تما / رقم٨٤﴾

ترجمہ: عورت نماز میں مرد کی طرح نہیں۔

قیام میں ہاتھ باندھنے سے متعلق مردوں کے لئے ذکر آیا ہے کہ ناف کے نیچے باندھیں اور اس حدیث میں ہے کہ عورت کا طریقہ نماز مرد جیسا نہیں تو ظاہر ہے کہ عورت سینہ پر ہاتھ باندھے گی۔ کیونکہ یہ طریقہ اس کے لئے زیادہ پردہ پوشی والا ہے

۲)عن عطاء قال تجمع المرة يديها فى قيامها ما استطاعت

مصنف عبد الرزاق / جلد ۳ / صفحہ ۱۳۷ / رقم ۵۰۶۷

ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت قیام کی حالت میں جتنا ہو سکے اپنے ہاتھوں کو سمیٹے۔

آئمہ مجتہدین وفقہاء اسلام نے عورتوں کا سینے پر ہاتھ باندھنے کا احادیث و آثار سے استدلال کیا ہے کیوں کہ سینہ پر ہاتھ باندھنے میں جتنی پردہ پوشی ہوتی ہے وہ کسی اور طریقے میں نہیں ہوتی۔

۳)حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: **لا ترفع بذلك يديها كالرجال واشار يخفض يديه جدا وجمعهما اليه وقال ان للمراة هيئة ليست للرجل**

مصنف عبد الرزاق / باب تکبیر المراۃ / جلد ۳ / صفحہ [illegible] / رقم [illegible]

ترجمہ: عورت قیام میں مردوں کی طرح ہاتھ نہیں اٹھائے گی پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کو بہت نیچے کر کے تکبیر کا اشارہ فرمایا اور ہاتھوں کو دونوں طرف سمیٹ لیا اور فرمایا عورت کے لئے ایک ہیئت ہے جو مرد کے لئے نہیں۔

عورتوں کا ہاتھ باندھنے کا طریقہ مردوں سے مختلف ہے مرد ناف کے نیچے باندھتے ہیں اور عورت اس سے مختلف کرے گی یہی طریقہ حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ عورت اپنے دونوں ہاتھ سمیٹ کر باندھے تو یہی وہ طریقہ ہے جو ناف کے نیچے باندھنے میں نہیں ہو سکتا۔

٤)امام سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

وَالمرأةُ تضعُ (يديها) على صدرِها بالاتفاق

﴿مستخلص الحقائق شرح كنز الدقائق / صفحه ۱۵۳﴾

ترجمہ: اور عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو سینہ پر رکھے گی، بالاتفاق۔

٥) ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وَ الْمَرْاَةُ تَضَعُ (يَدَيهَا) عَلٰى صَدْرِهَا اِتِّفَاقًا لِاَنَّ مَبْنٰى حَالِهَا عَلَى السَّتْرِ.

﴿فتح باب العناية / سنن الصلوة / جلد ۱ / صفحه ۲۴۳﴾

ترجمہ: اور عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو سینہ پر رکھے گی اس پر سب کا اتفاق ہے، کیونکہ عورت کی حالت کا دارومدار پردے پر ہے۔

٦) علامہ عبدالحئی لکھنوی لکھتے ہیں

وَاَمَّا فِىْ حَقِّ النِّسَاءِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ السُّنَّةَ لَهُنَّ وَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الصَّدْرِ لِاَنَّهَامَا اَسْتَرُ لَهَا

﴿السعاية / جلد ۲ / صفحه ۱۵٦﴾

ترجمہ: اور رہا عورتوں کے حق میں تو سب کا اس پر اتفاق ہے کہ عورتوں کے لیے سنت سینہ پر ہاتھ باندھنا ہے کیونکہ اس میں زیادہ پردہ پوشی ہے۔

٧) المرأة تضع يدها على صدرها لأنه أستر لها

﴿الاختيار لتعليل المختار / كتاب الصلاة / جلد ۱ / صفحه ۵۳﴾

٨) الْمَرْأَةِ فَإِنَّهَا تَضَعُ عَلَى صَدْرِهَا لِأَنَّهُ أَسْتَرُ لَهَا فَيَكُونُ فِى حَقِّهَا أَوْلَى

﴿البحر الرائق / سنن الصلاة / جلد ۳ / صفحه ۲۰۲﴾

٩) وَلِهَذَا تَضَعُ الْمَرْأَةُ يَدَيهَا عَلَى صَدْرِهَا وَإِن كَانَ عَوْرَةً

﴿تبيين الحقائق / سنن الصلاة / جلد ۲ / صفحه ۲۳﴾

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

۱۰)والمرأة تضع على صدرها

﴿تحفة الملوك / فصل الاركان اولها القيام / جلد۱ / صفحه۶۹﴾

۱۱)وَالْمَرْأَةُ تَضَعُ يَدَيْهَا عَلَى صَدْرِهَا

﴿درر الحكام شرح غرر الاحكام / باب صفة الصلاة / جلد۱ / صفحه ۳۰۰﴾

۱۲)وتضع المرأة الكف على الكف(من غير تحليق)على صدرها

﴿فقه العبادات / الفصل الرابع سنن الصلاة / جلد۱ / صفحه۸۷﴾

۱۳)وضع المرأة يديها على صدرها من غير تحليق لأنه أستر لها

﴿مراقى الفلاح / بيان اى الصلاة / جلد۱ / صفحه۱۳۲﴾

۱٤)وضع المرأة يديها على صدرها من غير تحليق

﴿نور الايضاح / فصل فى سنتها / جلد۱ / صفحه٤٦﴾

اسی لئے عورت کو سینہ پر ہاتھ باندھنے چاہئے۔عورت کے بارے میں اجماع ہے اور اجماع بھی مستقل دلیل شرعی ہے۔اور آئمہ اربعہ کی بھی مخالفت اجماع کی مخالفت ہے جیسا کہ علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں: ماخالف الآئمة الآربعة فهو مخالف الاجماع (الاشباه)

مرد و عورت کا رکوع کرنے میں فرق

مرد

مرد رکوع میں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کرکے گھٹنوں کو پکڑے گا،اور اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھے گا اور پیٹھ کو سیدھا رکھے گا تاکہ اس کا سر اسکی پیٹھ کے برابر ہو جائے

۱)عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ أَتَيْنَا عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ أَبَا

مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا فِى الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ وَجَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ .

﴿سنن ابی داود/باب صَلاَةِ مَنْ لاَ يُقِيمُ صُلْبَهُ فِى الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ/جلد۱/صفحہ۱۲۵﴾

ترجمہ : حضرت سالم البراد رحمة الله عليه فرماتے ہیں کہ ہم ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے ہم نے عرض کیا ہمیں آنحضرت ﷺ کا طریقہ نماز بیان فرمائیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کے اندر ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور تکبیر تحریمہ کہی۔ جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور ہاتھ کی انگلیاں گھٹنوں سے نیچے کیں اور اپنی کہنیاں کو اپنے پہلوؤں سے جدا کیا۔

۲)عن انس رضی الله عنه (فی حديث طويل :قال قال لی رسول الله صلى الله عليه و سلم) :يَابُنَيَّ إِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَفَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ وَارْفَعْ يَدَيْكَ عَنْ جَنْبَيْكَ.

﴿المعجم الاوسط للطبرانی/جلد٤/صفحہ٢٨١/رقم٥٩٩١﴾

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا :اے میرے بیٹے !جب تم رکوع کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کو کشادہ رکھو اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھو۔

۳)حدثنا الحسين بن إسحاق التسترى ثنا أبو الربيع الزهرانى ثنا سلام الطويل عن زيد العمى عن أبى نضرة

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ,قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم إِذَا رَكَعَ اسْتَوَى ,فَلَوْ صُبَّ عَلَى ظَهْرِهِ الْمَاءُ لاسْتَقَرَّ.رواه الطبرانى فى الكبير وأبو يعلى ورجاله موثقون

﴿مجمع الزوائد/باب صفة الركوع/جلد٢/صفحه٣٠٥/رقم٢٧٣٧﴾

﴿المعجم الكبير للطبرانى/احاديث ابن عباس/جلد١٢/صفحه١٦٧/رقم١٢٨١٣﴾

﴿فقه العبادات/الفصل الرابع سنن الصلاة/جلد١/صفحه٨٧﴾

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو پشت مبارک کو اس طرح سیدھا فرما لیتے تھے کہ اگر آپ ﷺ کی پشت مبارک پر پانی بہا دیا جائے تو وہ ایک جگہ ٹک جائے۔

٤)عن عائشة رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير والقراءة بالحمد لله رب العالمين وكان إذا ركع لم يُشْخِصْ رأسه ولم يُصوِّبه ولكن بين ذلك.

﴿صحيح مسلم/ما يجمع صفة الصلاة/جلد٣/صفحه٥٧/رقم٧٦٨﴾

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کو تکبیر سے اور قراءت کو الحمد لله رب العلمين سے شروع فرماتے تھے اور جب آپ ﷺ رکوع فرماتے تھے تو اپنے سر مبارک کو نہ (زیادہ) اونچا فرماتے اور نہ ہی (زیادہ) نیچا بلکہ اس کے درمیان میں ہوتا۔

عورت

عورت رکوع کرتے وقت بنسبت مرد سے کم جھکے گی، اور اپنے ہاتھ بغیر کشادہ کیئے گھٹنوں پر

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

رکھے گی اور اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے ملا کر رکھے گی۔

والمرأة تنحنی فی الرکوع یسیرا ولا تعتمد ولا تفرج أصابعها ولکن تضم یدیها وتضع علی رکبتیها وضعا وتنحنی رکبتیها ولا تجافی عضد تیها.

﴿فتاوی عالمگیری / جلد۱ / صفحه۷٤﴾

ترجمہ: عورت رکوع میں کم جھکے گی، اور گھٹنوں کو مضبوطی سے نہیں پکڑے گی، اور ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ نہیں کرے گی البتہ ہاتھوں کو ملا کر اپنے گھٹنوں پر جما کر رکھے گی، اور گھٹنوں کو کچھ ٹیڑھا کرے گی اور نہ اپنے بازو جسم سے دور رکھے گی۔

۱)عن عطاء قال تجتمع المراة إذا رکعت ترفع یدیها إلی بطنها وتجتمع ما استطاعت۔

﴿مصنف عبدالرزاق / جلد۳ / صفحه۵۰ / رقم۵۹۸۳﴾

ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت سمٹ کر رکوع کرے گی، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پیٹ کی طرف ملائے گی، اور جتنا سمٹ سکتی ہو سمٹ جائے۔

۲) غیر مقلد عالم عبدالحق ہاشمی لکھتا ہے

عندی بالاختیار قول من قال ان المراء ة لاتجافی فی الرکوع

﴿نصب العمود فی مسئلة تجافی المراء ة فی الرکوع والسجود والقعود / صفحه٥٢﴾

ترجمہ: میں نے انکی بات اختیار ہے جو کہتے ہیں کہ عورت رکوع میں اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے جدا نہ کرے۔

مرد وعورت کا سجدہ کرنے میں فرق

مرد

مرد سجدے میں اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے جدا رکھیں، اور اپنی کہنیوں کو زمین سے بلند اور اپنے پہلوؤں سے جدا رکھیں گے اور اپنی پُشت کو اونچا کریں گے۔

۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

﴿صحیح البخاری / باب صفة النبی ﷺ / جلد ۱۱ / صفحہ ۳۹۹ / رقم ۳۳۰۰﴾

﴿صحیح مسلم / باب ما یجمع صفة الصلاة وما یفتتح بہ / جلد ۳ / صفحہ ۵۳ / رقم ۷۶۴﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں بازوؤں کو کھول دیتے یہاں تک ہم آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتے۔

۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

﴿صحیح البخاری / باب لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ / رقم ۸۲۲﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: سجدے میں اعتدال رکھو اور کوئی مرد اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔

کیوں کہ سجدے میں اپنے بازوؤں کو زمین پر بچھانا سستی اور کاہلی کی علامت ہے

عورت

عورت مرد کی طرح کھل کر سجدہ نہیں کرے گی بلکہ اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملائے گی، اور اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے ملا کر رکھے گی اور اپنی کہنیاں زمین پر بچھائے گی۔

والمرأة تنخفض فی سجودها و تلزق بطنها بفخذ يها لأن ذلك أسترلها.

☆العناية شرح الهداية / باب صفة الصلاة / جلد ۱ / صفحه ۴۹۹☆

☆الهداية شرح البداية / فصل فی الاوقات / جلد ۱ / صفحه ۵۰☆

☆بداية المبتدی / فصل فی القراءة / جلد ۱ / صفحه ۱۵☆

☆فتح القدير / باب صفة الصلاة / جلد ۲ / صفحه ۹۲☆

ترجمہ: اور عورت سجدے میں سکڑ جائے اور اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے ملا دے کیونکہ یہ صورت اس کے لئے زیادہ ستر پوشی والی ہے۔

فأما المرأة فينبغی أن تفترش زرا عيها و تنخفض .. و تلزق بطنها بفخذيها لأن ذلك أسترلها.

☆بدائع الصنائع / جلد ۲ / صفحه ۲۱۰☆

☆ملتقی الابحر / جلد ۱ / صفحه ۱۴۷☆

☆مجمع الانهر / فصل صفة الشروع فی الصلاة / جلد ۱ / صفحه ۲۸۹☆

☆رد المحتار / فروع قرا بالفارسية / جلد ٤ / صفحه ٦٣☆

☆درر الحكام شرح غرر الاحكام / باب صفة الصلاة / جلد ۱ / صفحه ۳۱۷☆

☆تبيين الحقائق / فصل الشروع فی الصلاة / جلد ۲ / صفحه ۷٦☆

☆الدر المحتار / فصل و اذا اراد شروع فی الصلاة / جلد ۱ / صفحه ۵۰٤☆

☆البحر الرائق / مايفعلة من اراد الدخول فی الصلاة / جلد ۳ / صفحه ۵۱٤☆

ترجمہ: عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے دونوں بازو بچھا دے اور سکڑ جائے اور اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے چمٹائے رکھے کیونکہ یہ اس کے لئے زیادہ ستر پوشی والی صورت ہے۔

احقر العباد عثمان حیدر، 0300:6056749

۱)حدثنا سليمان بن داود ، حدثنا ابن وهب ، أخبرنا حيوة بن شريح ، عن سالم بن غيلان عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ ، فَقَالَ :إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذَلِكَ كَالرَّجُلِ.

﴿مراسيل ابی داؤد /جلد۱ /صفحه۱۰۷ /رقم۸۴﴾

قال البيهقي:وهذا المرسل أحسن من موصولين

﴿سنن بیهقی الکبری /جلد۲ /صفحه۲۲۳ /رقم۳۰۱۶﴾

﴿معرفة السنن والآثار /جلد۲ /صفحه۲۳۶ /رقم۱۰۵۰﴾

ترجمہ : حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ دوعورتوں کے پاس سے گزرے جونماز پڑھ رہی تھیں۔آپ نے فرمایا :جب تم سجدہ کروتو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملالیا کرو کیونکہ عورت نماز مرد کی طرح نہیں ہے۔

اعتراض: یہ روایت مرسل ہےاور مرسل روایت ضعیف ہوتی ہے

جواب: غیر مقلدین مرسل روایت کا انکار کرتے ہیں جبکہ جمہور کے نزدیک مرسل روایت حجت ہے

۱)نقول المرسل حجة عند أكثر أهل العلم

﴿تفسير الآلوسی /جلد٦ /الاعراف /صفحه٤٩٥﴾

ترجمہ: ہم کہتے ہیں مرسل روایت اکثر اہل علم کے نزدیک حجت ہے۔

۲)أن المرسل حجة عند الجمهور

﴿الموطا برواية امام محمد /باب البئر جبار /رقم٦٧٧﴾

ترجمہ: بیشک جمہور کے نزدیک مرسل روایت حجت ہے۔

۳)المرسل حجة مطلقاوقد نقل عن مالك وأبى حنيفة وأحمد

﴿کنز العمال / جلد۳ / صفحه۳۴۸ / رقم۶۸۷۴﴾

ترجمہ: امام مالک وامام ابوحنیفہ وامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہے، مرسل روایت مطلقاً حجت ہے۔

٤)المرسل حجة عند الامام أبى حنيفة ومالك وأحمد مطلقا

﴿تحفة الاحوذى / ۲ / باب ماجاء فى وضع اليمين على الشمال / ۸۱﴾

ترجمہ: امام ابوحنیفہ وامام مالک وامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک مرسل روایت مطلقاً حجت ہے۔

٥)لَكِنَّ الْمُرْسَل حُجَّة

﴿حاشية السندى على ابن ماجه / جلد۲ / صفحه ۲۱۰ / رقم۸۰۱﴾

ترجمہ: لیکن مرسل روایت حجت ہے۔

٦)المرسل حجة عند الأكثر ......المرسل حجة عندنا

﴿شرح مسند ابى حنيفة للقارى / صفحه۳۰۸،۵۷۸﴾

ترجمہ: اکثر کے نزدیک مرسل روایت حجت ہے..........مرسل روایت حجت ہے ہمارے نزدیک۔

٧)المرسل حجة عندنا

﴿عمدة القارى / جلد۳ / كتاب العلم / صفحه ۳۰۴﴾

ترجمہ: ہمارے نزدیک مرسل روایت حجت ہے۔

٨)المرسل حجة عندنا وعند الجمهور

﴿مرقاة المفاتيح / جلد۲ / باب مايوجب الوضوء / صفحه۲۴۹﴾

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

ترجمہ: ہمارے وجمہور کے نزدیک مرسل روایت حجت ہے۔

۹)واعلم أن المرسَل حجة عند أبی حنيفة، ومالك

﴿التوضيح الابهر / جلد۱ / صفحہ۴۲﴾

ترجمہ: جان تو کے بیشک مرسل روایت امام ابوحنیفہ وامام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک حجت ہے۔

۱۰)قال جمهور العلماء :إن المرسل حجة مطلقاً

﴿شرح نخبة الفكر للقارى / المرسل / صفحہ۴۰۳﴾

ترجمہ: جمہور علماء نے کہا ہے بیشک مرسل روایت مطلقاً حجت ہے۔

۱۱)المذهب الثانى وهو من قال (المرسل حجة مطلقاً) فقد نقل عن مالك وأبى حنيفة وأحمد فى رواية حكاها النووى وابن القيم وابن كثير وغيرهم وحكاه النووى أيضا فى شرح المهذب عن كثيرين من الفقهاء

﴿قواعد التحديث من فنون مصطلح الحديث / صفحہ۱۱۳﴾

ترجمہ: مذہب ثانی وہ جو کہتے ہیں مرسل روایت مطلقاً حجت ہے وہ منقول ہے امام مالک وامام ابوحنیفہ وامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اسکو امام نووی وابن قیم وحافظ ابن کثیر رحمة اللہ علیہما وغیرھم نے ذکر کیا ہے۔ اور شرح المہذب میں امام نووی رحمة اللہ علیہ نے بہت سے فقہاء سے ذکر کیا ہے۔

۱۲)المرسل حجة عندنا

﴿الایثار الانصاف / کتاب الزکاۃ / صفحہ۷۱﴾

ترجمہ: ہمارے نزدیک مرسل روایت حجت ہے۔

۱۳)المرسل حجة عندنا

﴿غمز عيون البصائر/٦/احكام الجان/صفحه٣٩١﴾

ترجمہ: ہمارے نزدیک مرسل روایت حجت ہے۔

۱٤)قال مالك وأبو حنيفة وأحمد ...... المرسل حجة

﴿قُرَّة العينِ لِشرَحِ ورقَاتِ إمَامِ الحرَمَينِ/صفحه٣٩﴾

ترجمہ: امام مالک وامام ابوحنیفہ وامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا...... مرسل روایت مطلقاً حجت ہے۔

۱٥)المرسل حجة عند أكثر أهل العلم

﴿شرح فتح القدير/جلد١/صفحه٣٣٨﴾

﴿فتح القدير/جلد٢/فصل فى القراءة/صفحه١٥٦﴾

ترجمہ: اکثر اہل علم کے نزدیک مرسل روایت حجت ہے۔

۱٦)أَنَّ الْمُرْسَلَ حُجَّةٌ ، فَلَا يَضُرُّ إرْسَالُه

﴿المغنى/جلد٩/صفحه٣٣٤﴾

ترجمہ: بیشک مرسل روایت حجت ہے پس ارسال اُسکا مضر نہیں۔

۱۷)المرسل حجة عندنا ، بل وعند العامة

﴿شرح الزركشى/جلد٢/باب الربا و الصرف/صفحه١٩﴾

ترجمہ: ہمارے نزدیک مرسل روایت حجت ہے بلکہ نزدیک ہر ایک کے۔

۱۸)قال بعض المالكية :إن المرسل مقدم على المسند .لأنه ما حذف الواسطة فى المرسل إلا وهو متكفل بالعدالة والثقة فيما حذف بخلاف المسند، فإنه يحيل الناظر عليه، ولا يتكفل له بالعدالة والثقة، وإلى هذا أشار فى "مراقى السعود"

بقوله فی مبحث المرسل

﴿تفسیر اضواء البیان / جلد ۱ / سورۃ المائدۃ / صفحہ ۴۴۳﴾

بعض مالکیوں نے کہا ہے بیشک مرسل روایت مقدم ہے مسند پر وہ اس لئے کے راوی حذف نہیں کرتا واسطے کو مرسل میں مگر ضامن ہوتا ہے اُسکی عدالت اور ثقاہت کا، بخلاف مسند کے پس وہ دیکھنے والوں پر چھوڑ دیتا ہے مسند کے حال کو اور نہیں وہ ضمانت لیتا اسکی عدالت و ثقاہت کی۔

۲)عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اِذَاجَلَسَتِ الْمَرْاَةُ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰی فَخِذِهَا الْاُخْرٰی فَاِذَا سَجَدَتْ اَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِیْ فَخِذِهَا كَاَسْتَرِمَا يَكُوْنُ لَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَ يَقُوْلُ يَا مَلَائِكَتِیْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْغَفَرْتُ لَهَا.

﴿السنن الکبری للبیهقی / باب ما یستحب للمراۃ / جلد۲ / صفحہ۲۲۳﴾

﴿جامع الاحادیث للسیوطی / جلد۳ / صفحہ۴۳ / رقم۱۷۵۹﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملا لے جو اس کے لئے زیادہ پردے کی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتا ہے اور فرماتا ہے: اے میرے ملائکہ تم گواہ بن جاؤ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔

۳)عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی الله عنه صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اَنَّه قَالَ ...كَانَ يَاْمُرُالرِّجَالَ اَنْ يَّتَجَافُوْا

فِیْ سُجُوْدِهِمْ وَ یَاْمُرُالنِّسَاءَ اَنْ یَّتَخَفَّضْنَ .

﴿السنن الکبری للبیهقی / باب ما یستحب للمراۃ / جلد۲ / صفحه۲۲۲ / رقم۳۰۱٤﴾

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ مرد سجدے میں (اپنی رانوں کو پیٹ سے) جدا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ خوب سمٹ کر (یعنی رانوں کو پیٹ سے ملا کر) سجدہ کریں۔

٤)عن الحسن وقتادة قالا إذا سجدت المرأة فإنها تنضم ما استطاعت ولا تتجافى لكى لا ترفع عجيزتها.

﴿مصنف عبدالرزاق / باب تکبیرۃ المراۃ بیدیها.. / جلد۳ / صفحه۴۹﴾

ترجمہ : حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عورت سجدہ کرے تو جہاں تک ہو سکے سکڑ جائے اور اپنی کہنیاں پیٹ سے جدا نہ کرے تاکہ اس کی پشت اونچی نہ ہو۔

٥)عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ بَطْنَهُ عَلَى فَخِذَيْهِ إِذَا سَجَدَ كَمَا تَضَعُ الْمَرْأَةُ.

﴿مصنف ابن ابی شیبه / جلد۱ / صفحه۲۷۰ / رقم۲۷۹٦﴾

ترجمہ : حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ مرد جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں پر رکھے جیسا کہ عورت رکھتی ہے۔

٦)عن عطاء قال ...إذا سجدت فلتضم يديها إليها وتضم بطنها وصدرها إلى فخذيها وتجتمع ما استطاعت.

﴿مصنف عبدالرزاق / جلد۳ / صفحه۵۰ / رقم۵۹۸۳﴾

ترجمہ : حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنے

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم کے ساتھ ملا لے، اپنا پیٹ اور سینہ اپنی رانوں سے ملا لے اور جتنا ہو سکے۔

۷)حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِزْ ، وَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا۔

﴿مصنف ابن ابی شیبة / المرأة کیف تکون فی سجودھا ؟ / جلد ۱ / صفحه ۲۶۹ / رقم ۲۷۹۳﴾

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب عورت سجدہ کرے تو خوب سمٹے اور اپنی دونوں رانیں ملا کر رکھے۔

۸)حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ ؟ فَقَالَ :تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِزُ.

﴿مصنف ابن ابی شیبة / المرأة کیف تکون فی سجودھا ؟ / جلد ۱ / صفحه ۲۷۰ / رقم ۲۷۹٤﴾

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عورت کی نماز کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا خوب سمٹ کر اور اکٹھی ہو کر نماز ادا کرے۔

۹)حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَلْزَقْ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا ، وَلَا تَرْفَعْ عَجِيزَتَهَا ، وَلَا تُجَافِي كَمَا يُجَافِي الرَّجُلُ.

﴿مصنف ابن ابی شیبة / المرأة کیف تکون فی سجودھا ؟ / جلد ۱ / صفحه ۲۷۰ / رقم ۲۷۹۸﴾

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عورت جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی دونوں رانوں سے ملائے اور اپنی پشت کو بلند نہ کرے اور اپنے اعضاء کو اس طرح نہ

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

کھولے جس طرح مرد کرتا ہے۔ اسی روایت کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے باب

۱۰) مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ تَرْكِ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُود

کے تحت ذکر فرمایا ہے اور اس سے پہلے فرماتے ہیں

۱۱) وَجِمَاعُ مَا يُفَارِقُ الْمَرْأَةَ فِيهِ الرَّجُلَ مِنْ أَحْكَامِ الصَّلَاةِ رَاجِعٌ إِلَى السَّتْرِ ، وَهُوَ أَنَّهَا مَأْمُورَةٌ بِكُلِّ مَا كَانَ أَسْتَرَ لَهَا ۔

﴿سنن الكبرى للبيهقي / جلد ۲ / صفحه ۲۲۲ / رقم ۳۰۱۳﴾

ترجمہ: نماز کے احکام میں مرد اور عورت جن احکام میں فرق ہے اجماع اُمت کے مطابق یہ بات پردہ پوشی کی طرف راجح ہے چونکہ عورت ہر اس طریقہ میں شریعت کی طرف سے مامور ہے جس میں پردہ پوشی زیادہ ہو۔

مرد و عورت کے بیٹھنے میں فرق

مرد

مرد اپنے دائیں پاؤں کو انگلیوں کے بل کھڑا کر لیں اور اپنے بائیں پاؤں کو نیچے بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشہد کا ذکر ان الفاظ میں فرماتی ہیں

۱)..وكان يقول في كل ركعتين التحية وكان يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى وكان ينهى عن عقبة الشيطان.

﴿صحيح مسلم / باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به / جلد ۱ / صفحه ۱۹۴﴾

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہوتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں پاؤں کو نیچے بچھاتے تھے اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرتے تھے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم

شیطان کی بیٹھک سے بھی منع فرماتے تھے۔

۲)عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ...وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْنِيَ الْيُسْرَى.

﴿صحيح البخارى / باب سنة الجلوس فى التشهد / جلد۱ / صفحه ۱۱٤﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں.... نماز میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ مرد اپنا بایاں پاؤں بچھادے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

عورت

عورت کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں پاؤں دائیں جانب نکال کر سرین کے بل اس طرح بیٹھے کہ دائیں ران کو بائیں ران کے ساتھ ملا دے۔

علامہ ابن الہمام حنفی رحمة الله علیہ فرماتے ہیں

جلست على إليتها الأيسرى و أخرجت رجليها من الجانب الأيمن لأنه أسترلها.

﴿فتح القدير / باب صفة الصلاة / جلد۱ / صفحه ۲۱۷﴾

ترجمہ: عورت اپنے بائیں سرین پر بیٹھے اور دونوں پاؤں دائیں طرف باہر نکالے کیونکہ اس میں اس کے لئے ستر پوشی زیادہ ہے۔

۱)عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا جَلَسَتِ الْمَرْاَةُ فِى الصَّلٰوةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰى فَخِذِهَا الْاُخْرٰى فَاِذَا سَجَدَتْ اَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِىْ فَخِذِهَا كَاَسْتَرِمَا يَكُوْنُ لَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَ يَقُوْلُ يَا مَلَائِكَتِىْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْغَفَرْتُ لَهَا۔

﴿الکامل لابن عدی / جلد۲ / صفحہ ۵۰۱ / رقم ۳۹۹﴾

﴿السنن الکبری للبیهقی / باب ما یستحب للمراۃ / جلد۲ / صفحہ ۲۲۳﴾

﴿جامع الاحادیث للسیوطی / جلد۳ / صفحہ ۴۳﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی دونوں رانوں کے ساتھ ملالے جو اس کے لئے زیادہ پردے کی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتا ہے اور فرماتا ہے: اے میرے ملائکہ تم گواہ بن جاؤ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔

۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی الله عنه صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اَنَّه قَالَ ...وَکَانَ یَاْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ یَّفْرِشُوْا الْیُسْریٰ وَیَنْصِبُوْا الْیُمْنٰی فِی التَّشَهُّدِ وَ یَاْمُرُ النِّسَاءَ اَنْ یَّتَرَبَّعْنَ.

﴿السنن الکبری للبیهقی / باب ما یستحب للمراۃ / جلد۲ / صفحہ ۲۲۳﴾

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ تشہد میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ چار زانو بیٹھیں۔

۳) عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّهُ سُئِلَ :کَیْفَ کُنَّ النِّسَاءُ یُصَلِّیْنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؟ کُنَّ یَتَرَبَّعْنَ ، ثُمَّ أُمِرْنَ أَنْ یَحْتَفِزْنَ .

﴿جامع المسانید از محمد بن محمود خوارزمی / جلد۱ / صفحہ ۴۰۰﴾

﴿مسند ابی حنیفة روایة الحصکفی / صفحہ ۱۱۴﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا گیا کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں

عورتیں نماز کس طرح ادا کرتی تھیں۔ انہوں نے فرمایا پہلے تو چار زانو ہو بیٹھتی تھیں پھر ان کو حکم دیا گیا کہ دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر سرین کے بل بیٹھیں۔

٤)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہ سُئِلَ عَنْ صَلٰوۃِ الْمَرْاَۃِ فَقَالَ تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِزُ

﴿مصنف ابن ابی شیبۃ / المراۃ کیف تکون فی سجودھا / جلد۲ / صفحہ ۵۰۲ / رقم ۲۷۹٤﴾

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عورت کی نماز سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خوب سمٹ کر نماز پڑھے اور بیٹھنے کی حالت میں سرین کے بل بیٹھے۔

٥)حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تَجْلِسُ الْمَرْأَةُ مِنْ جَانِبٍ فِي الصَّلاَةِ.

﴿مصنف ابن ابی شیبہ / جلد۱ / صفحہ ۲۷۱ / رقم ۲۸۰۸﴾

ترجمہ: حضرت منصور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا نماز میں عورت ایک جانب ہو کر بیٹھے۔

مرد و عورت کا نماز مسجد میں پڑھنے کا فرق

مرد

۱)عن أبی هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلاة مع الإمام أفضل من خمس وعشرين صلاة يصليها وحده

﴿صحیح مسلم / باب فضل صلوۃ الجماعۃ / جلد۱ / صفحہ ۲۳۱﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ

نماز جو امام کے ساتھ پڑھی جائے اس نماز سے جو اکیلے پڑھی ہو پچیس گناہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

عورت

۱)عن عبدالله بن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: صلاة المرة وحدها أفضل علی صلواتها فی الجمع بخمس وعشرین درجة .

#جامع الاحادیث / جلد۱۳ / صفحه۴۴۹ / رقم۱۳۶۲۸#

#کنز العمال / جلد۱۶ / صفحه۴۶۱ / رقم۴۵۱۸۷#

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت کا اکیلے نماز پڑھنا اس کی نماز باجماعت پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔

۲)تحدثنا أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن أحمد الزاهد الأصبهانی ثنا أحمد بن مهدی بن رستم الأصبهانی ثنا عمرو بن عاصم الكلابی ثنا همام عن قتادة عن مورق عن أبی الأحوص ثنا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا ، وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا.

هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین(تخریج السیوطی عن ا بن و مسعود عن أم سلمة)

#المستدرك علی الصحیحین / من کتاب الامامة وصلاة الجماعت / جلد۱ / صفحه۳۲۸ / رقم۷۴۹#

تحقیق الألبانی (وهابی)صحیح

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

﴿صحیح و ضعیف الجامع الصغیر / رقم ۷۲۸۰﴾

﴿شرح ابی داؤدللعینی / باب فی خروج النساء الی المسجد / جلد ۳ / صفحہ ۵۵ / رقم ۵۵۲﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کا کمرہ میں نماز پڑھنا گھر (صحن) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور (اندرونی) کوٹھڑی میں نماز پڑھنا کمرہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے

۳)أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ :أَنَّ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ عَنِ السَّائِبِ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم -عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم -قَالَ : خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوتِهِنَّ .

قال الحاكم صحيح الإسناد و سكت عنه الذهبي في التلخيص

﴿المستدرك على الصحيحين / جلد ۱ / صفحه ۳۲۷ / رقم ۷۵٦﴾

وقال الألباني (وهابی)حدیث حسن

﴿السلسة الصحيحة / جلد ۳ / صفحه ۳۸٦ / رقم ۱۳۹٦﴾

تعليق شعيب الأرنؤوط :حديث حسن بشواهده

﴿صحيح ابن خزيمة / جلد ۳ / صفحه ۹۲ / رقم ۱٦۸۳﴾

﴿سنن بیهقی الکبری / جلد ۳ / صفحه ۱۳۱ / رقم ۵۱٤۳﴾

﴿مسند احمد بن حنبل / جلد ٦ / صفحه ۲۹۷ / رقم ۲٦۵۸٤﴾

﴿جامع الاحاديث / جلد ۱۲ / صفحه ۳۸۳ / رقم ۱۲۱٤۳﴾

﴿مجمع الزوائد / جلد ۲ / صفحه ۱۵٤ / رقم ۲۱۰۵﴾

﴿کنز العمال / جلد ۱٦ / صفحہ ٤١٦ / رقم ٤٥١٨٦﴾

﴿الجامع الصغیر / جلد ۱ / صفحہ ۳۸۷ / رقم ٤٠٨٧﴾

﴿اتحاف الخیرة المهرة / جلد ۲ / صفحہ ٦۲ / رقم ۱۰٤٤﴾

﴿فیض القدیر / جلد ۳ / صفحہ ٦٥٥ / رقم ٤٠٨٧﴾

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے لیے بہترین مسجدان کی کوٹھریوں کا اندرونی مکان ہے۔

٤) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بنُ وَهبٍ قَالَ حَدَّثَنِی دَاوُدُ بنُ قَیسٍ عَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ سُوَیدٍ الْأَنصارِیِّ عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ حُمَیدٍ امرَأَةِ أَبِی حُمَیدٍ السَّاعِدِیِّ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّی أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ قَالَ قَدْ عَلِمتُ أَنَّكِ تُحِبِّینَ الصَّلَاةَ مَعِی وَصَلَاتُكِ فِی بَیْتِكِ خَیرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِی حُجرَتِكِ وَصَلَاتُكِ فِی حُجرَتِكِ خَیرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِی دَارِكِ وَصَلَاتُكِ فِی دَارِكِ خَیرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِی مَسجِدِ قَومِكِ وَصَلَاتُكِ فِی مَسجِدِ قَومِكِ خَیرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِی مَسجِدِی (وأورده الهیثمی فی مجمع الزوائد وزاد) قَالَ: فَأَمَرَتْ فَبُنِیَ لَهَا مَسجِدٌ فِی أَقصَى بَیتٍ مِنْ بُیُوتِهَا وَأَظلَمِهِ، فَكَانَتْ تُصَلِّی فِیهِ حَتَّى لَقِیَتِ اللّٰهَ -عَزَّ وَجَلَّ

قال الهیثمی رجاله رجال الصحیح غیر عبد اللّٰه بن سوید الأنصاری ووثقه ابن حبان۔

﴿مجمع الزوائد / باب خروج النساء الی المسجد / جلد ۲ / صفحہ ۱٥٤ / رقم ۲۰۱٦﴾

احقر العباد عثمان حیدر، 0300:6056749

قال الألبانی (وهابی) حدیث حسن

﴿صحیح ابن خزیمة / باب اختیار صلاة المراة / جلد۳ / صفحه۹۵ / رقم۱۶۸۹﴾

تعلیق شعیب الأرنؤوط حدیث حسن

﴿مسنداحمد بن حنبل / جلد۶ / صفحه۳۷۱ / رقم۲۷۱۳۵﴾

﴿صحیح ابن حبان / ذکر البیان بان صلاة المراة / جلد۵ / صفحه۵۹۵ / رقم۱۶۸۹﴾

﴿الترغیب والترهیب للمنذری / باب ترغیب النساء فی الصلاة فی بیوتهن / جلد۱ / صفحه۲۲۵﴾

ترجمہ : حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی اُم حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا : یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو (لیکن) تیرا اپنے گھر میں نماز پڑھنا تیرے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، تیرا حجرے میں نماز پڑھنا چار دیواری میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے چار دیواری میں نماز پڑھنا تیری قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ حضرت اُم حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (آپ ﷺ کی منشا سمجھ کر) اپنے گھر والوں کو حکم دیا تو ان کے لیے گھر کے ایک کونے اور تاریک ترین گوشہ میں نماز کی جگہ بنا دی گئی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی وفات تک اسی جگہ نماز پڑھتی رہیں۔

اس سے معلوم ہوا عورتوں کو جماعتوں میں حاضر ہونا کسی حکم کی وجہ سے نہ تھا، بلکہ محض مباح تھا۔ اگر عورتوں کے لیے مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہونا سنت ہوتا تو آنحضرت ﷺ اپنی مسجد کی نماز سے مسجد محلّہ کی نماز کو اور مسجد محلّہ کی نماز سے گھر کی نماز کو بہتر کیوں فرماتے۔

۵) أخبرنا أبو طاهر نا أبو بکر نا محمد بن یحیی نا محمد بن

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

عیسی نا أبو معاویة عن إبراهیم الهجری عن أبی الأحوص عن عبد الله عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم ، قَالَ: إِنَّ أَحَبَّ صَلَاةٍ تُصَلِّیهَا الْمَرْأَةُ إِلَی اللهِ ، فِی أَشَدِّ مَکَانٍ فِی بَیْتِهَا ظُلْمَةً.

وقال الهیثمی ورجاله موثقون

﴿مجمع الزوائد/باب خروج النساء الی المسجد/جلد۲/صفحه۱۵٦/رقم۲۱۱۵﴾

قال الألبانی(وهابی)حسن

﴿صحیح ابن خزیمة/باب اختیار صلاة المرة/جلد۳/صفحه۹۵/رقم۱٦۹۱﴾

﴿سنن بیهقی الکبری/باب خیر مساجد النساء قعر بیوتهن/جلد۳/صفحه۱۳۱/رقم۵۱٤٦﴾

﴿فتح القدیر/باب الامامة/جلد۲/صفحه۱۹۳﴾

ترجمہ: اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عورت کی کوئی نماز، خدا کو اس نماز سے زیادہ محبوب نہیں، جو اس کی تاریک تر کوٹھری میں ہو۔

٦) حَدَّثَنَا خَلَفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِیدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم: "لَوْلَا مَا فِی الْبُیُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّةِ، لَأَقَمْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، وَأَمَرْتُ فِتْیَانِی یُحْرِقُونَ مَا فِی الْبُیُوتِ بِالنَّارِ.

﴿مشکاة المصابیح/باب الجماعة/جلد۱/صفحه۲۳٦/رقم۱۰۷۳﴾

﴿مسند احمد بن حنبل/جلد۲/صفحه۳٦۷/رقم۸۷۸۲﴾

﴿فتح الباری/باب وجوب الصلاة الجماعة/جلد۲/صفحه۱۲٦﴾

﴿عمدة القاری/باب وجوب الصلاة الجماعة/جلد۸/صفحه۲۲٦﴾

﴿تحفة الاخوذی/باب ماجاء فیمن سمع النداء/جلد۱/صفحه۵٤۰﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے، تو میں نماز عشاء قائم کرتا، اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا

کہ گھروں میں آگ لگادیں۔
عورتوں اور بچوں کا اس حدیث میں الگ ذکر فرمانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ عورتیں اور بچے جماعت میں حاضر ہونے کی مکلّف نہ تھے، اور جماعت ان کے ذمے نہ تھی، ورنہ وہ بھی اس ترک جماعت کہ جرم میں شریک ہوتے اور اس سزا کے بھی حقدار۔

۷)عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَنِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ

﴿صحیح مسلم /باب خروج النساء الی المسجد /جلد۲ /صفحه۴۴۹ /رقم۶۷۶﴾
﴿صحیح بخاری /باب خروج النساء الی المسجد /جلد۳ /صفحه۳۷۸ /رقم۸۲۲﴾

ترجمہ: حضرت عمرہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سُنا ہے کہ آپ فرماتی ہیں اگر رسول اللہ ﷺ وہ کچھ دیکھ لیتے جو عورتوں نے حال بنا رکھا ہے تو انکو مساجد سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد سے روک دی گئی تھیں، میں نے حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کیا بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد سے روک دی گئی تھیں تو انہوں نے کہا جی ہاں۔

وَلَقَدْ نَهَى عُمَرُ النِّسَاءَ عَنِ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَشَكَوْنَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ :لَوْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا أَذِنَ لَكُنَّ فِي الْخُرُوجِ ،

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

فَاحْتَجَّ بِهِ عُلَمَاؤُنَا وَمَنَعُوا الشَّوَابَّ عَنِ الْخُرُوجِ مُطْلَقًا .

﴿العناية شرح الهداية / باب الامامة / جلد ٢ / صفحه ٨٢﴾

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع فرمایا تو عورتوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی شکایت کی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جن امور کا علم ہوا ہے اگر حضور ﷺ کے سامنے یہ امور ظاہر ہوتے تو وہ بھی تم کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہ فرماتے۔ ہمارے علماء نے اسی سے استدلال کیا ہے اور نو جوان عورتوں کو مطلقا باہر نکلنے سے منع فرمادیا ہے۔

وَلَا يُبَاحُ لِلشَّوَابِّ مِنْهُنَّ الْخُرُوجُ إِلَى الْجَمَاعَاتِ ، بِدَلِيلِ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ نَهَى الشَّوَابَّ عَنِ الْخُرُوجِ ؛ وَلِأَنَّ خُرُوجَهُنَّ إِلَى الْجَمَاعَةِ سَبَبُ الْفِتْنَةِ ، وَالْفِتْنَةُ حَرَامٌ ، وَمَا أَدَّى إِلَى الْحَرَامِ فَهُوَ حَرَامٌ

﴿بدائع الصنائع / فصل بيان من يصلح للامامة. / جلد ٢ / صفحه ١٢٤﴾

ترجمہ: جوان عورتوں کا جماعت میں شرکت کے لیے نکلنا مباح نہیں ہے دلیل اسکی یہ کے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے جوان عورتوں کو باہر نکلنے سے منع فرمادیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کا گھروں سے مردوں کی جماعت کی طرف نکلنا فتنہ کا سبب ہے اور فتنہ حرام ہے اور جو چیز حرام تک لے جائے وہ بھی حرام ہے۔

یہ روایت اس طرح بھی آتی ہے

٨) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي

إسرَائِیلَ

﴿صحیح بخاری / باب خروج النساء الی المسجد / جلد۳ / صفحہ۳۷۸ / رقم۸۲۲﴾

﴿صحیح مسلم / باب خروج النساء الی المسجد / جلد۲ / صفحہ۴۴۹ / رقم۶۷۶﴾

﴿جامع ترمذی / باب ماجاء فی خروج النساء فی العیدین / جلد۲ / صفحہ۳۹۲ / رقم۴۹۳﴾

﴿صحیح ابن خزیمۃ / جلد۳ / صفحہ۹۸ / رقم۱۶۹۸﴾

﴿مسنداحمد بن حنبل / جلد۶ / صفحہ۲۳۵ / رقم۲۶۰۲۴﴾

﴿فتح الباری / باب خروج النساء / جلد۲ / صفحہ۳۵۰﴾

ترجمہ: یعنی اگر رسول اللہ ﷺ ان حرکات کو دیکھتے جو آج کل کی عورتوں نے ایجاد کرلی ہیں تو ان کو مسجد میں جانے سے روک دیتے، جس طرح کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔

علامہ عینی فرماتے ہیں اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کے اس بناؤ سنگھار کو دیکھ لیتیں جو انہوں نے ہمارے زمانے میں ایجاد کرلیا ہے اور اپنی زیبائش اور نمائش میں غیر شرعی طریقے اور مذموم بدعات نکال لی ہیں تو یقیناً اپنے موقف میں اور شدت اختیار فرماتیں ﴿عمدۃ القاری﴾

اگر علامہ عینی اس زمانہ کی فیشن ایبل عورتوں کو دیکھ لیتے تو دنگ رہ جاتے اب تو اکثر عورتوں نے برقع پہننا ہی چھوڑ دیا ہے۔ برقع تو بہت دور کی بات سر پر دوپٹہ بھی نہیں لیتیں اور انکا تنگ و چست لباس ایک الگ عریانی کا منظر پیش کررہا ہوتا ہے جسکی پیش گوئی رسول اللہ ﷺ نے اپنے دور اقدس میں بیان فرمادی تھی

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا .... وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ

الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا

﴿صحیح مسلم / باب النّساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات / رقم ۵۴۸۱﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے نہیں دیکھا .... دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں وہ دوسروں کو مائل کرنے والی اور خود مائل ہونے والی ہیں اُن عورتوں کے سر بختی اونٹوں کی (کوہان) طرح جھکے ہونگے وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پا سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی مسافت (یعنی دور دور) سے محسوس کی جا سکتی ہے۔

لیکن آج اگر کوئی برقع پہنتی بھی ہیں تو برقع کی وضع قطع ایسی ہوتی جس سے اُسکا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے مزید یہ کہ بیوٹی پارلروں میں جا کر جدید طریقوں سے میک اپ کرواتی ہیں مردوں کے ساتھ مخلوط اجتماعات میں شرکت کرتی ہیں اور رہتی کمی آج پاکستان کے بے ضمیر وضمیر فروش سیاست دانوں نے دہرنوں میں عورتوں کو لا کر پوری کردی ہے قوم بھی ساتھ بغیرتی کی اعلی منازل کی طرف گامزن ہے آجکل کی لڑکیاں میرتھن ریس، کرکٹ، فٹبال میں حصہ لیتی ہیں بسنت میں پتنگ اڑاتی ہیں ویلنٹائن ڈے مناتی ہیں بسوں، جہازوں، دوکانوں، اسپتالوں، سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، میں آج عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ چلنے وکسب معاش کی خاطر اپنی عزتیں پامال کررہی ہیں جس کے موذی نتائج آج ہمارے سامنے ہیں اسلامی تعلیمات یہ ہے کہ بیوی بچوں کی کفالت کا ذمہ دار مرد ہے اور عورت کی ذمہ داری شرعی فرائض ادا کرنے کے بعد تمام جائز اور مباح امور میں شوہر کی اطاعت ہے لیکن آج معاشی اعانت کے لیے عورتوں کو ذریعہ بنایا ہے جو کے غیر فطری بھی ہے اور غیر

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

اسلامی بھی اسی لئے اس قسم کی آزاد خیال عورتوں کے مسجد میں جانے کا تو خیر کوئی امکان نہیں
اسی لیے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا

عن عبدالله ابن عُمر رضی الله عنهما قال رسول الله ﷺ المَرأَۃُ عَورَۃٌ و اِنَّهَا اِذَا خَرجَت اِستَشرَفَهَا الشَّیطَانُ وَ اِنَّهَا لَتَکُونُ اقرَبُ اِلیٰ اللهِ مِنهَا فی قَعرِ بَیتِها

رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله موثقون و رواه الطبرانی فی الأوسط ورجاله رجال الصحیح

﴿صحیح ابن خزیمة / جلد۳ / صفحه۹۳ / رقم۱۶۸۶﴾

﴿السلسلة الاحادیث الصحیحة / رقم۲۶۸۸﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت (ساری کی ساری) پردے (میں رکھنے) والی چیز ہے اور بے شک جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسکی راہنمائی کرتا ہے (یعنی اُسے گناہ کی طرف لے جاتا ہے) اور عورت اپنے گھر میں (رہتے ہوئے) اللہ کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

علامہ عینی حنفی رحمة الله علیه نقل فرماتے ہیں

۹) کان ابن عمر رضی الله تعالی عنهما یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد

﴿عمدة القاری / باب خروج النساء الی المسجد / جلد۹ / صفحه۴۷۵﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر عورتوں کو کنکریاں مارتے کہ مسجد سے نکل جائیں۔

۱۰) وعن أبی عمرو الشیبانی أنه رأى عبدالله یخرج النساء

من المسجديوم الجمعةويقول اخرجن إلى بيوتكن خير لك

﴿مصنف ابن ابی شیبه / جلد۲ / صفحه ۲۸٤ / رقم۷٦۹۹﴾

رواه الطبرانی فی الكبير بإسناد لا بأس به

(حكم البانی(وهابی) صحيح لغيره موقوف)

﴿صحيح الترغيب والترهيب / جلد۱ / صفحه ۸٤ / رقم۳٤۹﴾

ترجمہ: اور حضرت عمرو شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے روز عورتوں کو مسجد سے نکال رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اپنے گھروں کی طرف چلی جاؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

اعتراض: حضور اقدس ﷺ نے تو عورتوں کو مساجد کی طرف روکنے سے منع فرمایا ہے۔

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا

﴿صحيح مسلم / باب خروج النساء الى المساجد / جلد۲ / صفحه ٤٤٠ / رقم٦٦٧﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میں نے رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا تم منع نہ کرو اپنی عورتوں کو جب وہ تم سے اجازت مانگیں مساجد میں جانے کی۔

جواب: یہی روایت ابو داود میں سند صحیح کے ساتھ اس طرح ذکر ہے

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَ

کُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ

﴿سنن ابی داود / باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد / جلد ۲ / صفحہ ۱۷۷ / رقم ۴۸۰﴾

(قلت :(البانی وهابی)حديث صحيح، وكذا قال الحاكم، وزاد " :على شرط الشيخين "،ووافقه الذهبی، وصححه ابن خزيمة أيضا، وقال النووی والعراقی " :إسناده صحيح "، وزاد الأول منهما " :على شرط البخاری ")

﴿صحیح ابی داود / باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد / جلد ۳ / صفحہ ۱۰۳ / رقم ۵۷۶﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکو اور انکے گھر انکے لیے زیادہ بہتر ہیں۔

اس حدیث سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کا حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں جماعتوں میں حاضر ہونا محض جائز تھا، اس رخصت واباحت کے باوجود آنحضرت ﷺ کا ارشاد، ان کے لیے یہی تھا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں، اور اسی کی ترغیب دی اور فضیلت بھی بیان فرمائی اور آنحضرت ﷺ کا مبارک زمانہ بھی فتنہ وفساد سے مامون تھا

یہاں اب ایک اور اعتراض کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں بعض لوگ کہتے ہیں کہ مساجد میں جانے سے تو تم لوگ اپنی عورتوں کو منع کرتے ہو لیکن مزارات پر جانے سے تو نہیں روکتے جہاں مردوں وعورتوں کا اختلاط عمومی بات ہے تو اس ضمن میں

شیخ الاسلام والمسلمین مجدد دین وملت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غنیۃ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزاروں پر جانا جائز ہے یا نہیں؟ بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے۔ جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور

جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں۔سوائے روضہ رسول ﷺ کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔وہاں کی حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآن کریم نے اسے مغفرت کا ذریعہ بتایا۔

﴿ملفوظات اعلی حضرت / صفحہ ۲۴۰﴾

عورتوں کا مزارات پر جانا ناجائز ہے :سوائے روضہ رسول ﷺ کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔

﴿جمل النور فی نهی النساء عن زيارة القبور فتاویٰ رضويه / جلد۹ / صفحه ۵۴۱﴾ یہ بات تو اب واضح ہوگئی کہ ہمارے نزدیک عورتوں کا مزارات پر جانا بالکل بھی جائز نہیں اور مزارات پر ہونی والی خرافات کا اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں۔

مرد پر جمعه فرض هے جبکے عورت پر نهیں

مرد

۱)وَعَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه وسلم قَالَ مَنُ تَرَكَ الُجُمُعَةَ مِنُ غَيُرِ ضَرُورَةٍ كُتِبَ مُنَا فِقًا فِی كِتَابٍ لَا يُمُحی وَلَا يُبَدَّلُ وَفِی بَعُضِ الرِّوَايَاتِ ثَلَاثًا۔

﴿معرفة السنن والآثار للبيهقی / تشديد فی ترك الجمعة / جلد؟ / صفحه ۲۰۱ / رقم ۱۸۳۰﴾

﴿مسند الشافعی / ومن كتاب ايجاب الجمعة / جلد۱ / صفحه ۷۰ / رقم ۳۰۳﴾

﴿جمع الجوامع / حرف الميم / رقم ۴۴۶۴﴾

﴿كنز العمال / فصل الثانی فی وجوب الجمعة / جلد۷ / صفحه ۷۳۰ / رقم ۲۱۱۴۴﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی بغیر کسی عذر کے نماز جمعہ چھوڑ دیتا ہے وہ ایسی کتاب میں منافق لکھا جاتا ہے جو نہ کبھی مٹائی جاتی ہے اور نہ تبدیل کی جاتی ہے اور بعض روایات میں یہ ہے کہ جو آدمی تین جمعے

چھوڑ دے۔

عورت

۱)وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ اِلَّا عَلٰى اَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ اَوِامْرَأَةٍ اَوْصَبِيٍّ اَوْ مَرِيْضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَا،دَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي وَائِلٍ۔

﴿سنن ابی داود/باب الجمعة للمملوك والمرأة/جلد۳/صفحه۲٦٥/رقم۹۰۱﴾

قلت (البانی وهابی)اسناده صحيح

﴿صحيح ابی داود/باب الجمعة للمملوك والمرأة/رقم۹۷۸﴾

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين فقد اتفقا جميعا ......

تعليق الذهبي قي التلخيص :صحيح

﴿المستدرك على الصحيحين مع تعليقات الذهبي في التلخيص/كتاب الجمة/۱۰٦۲﴾

ترجمہ:اورحضرت طارق ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ حق ہے اور جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر واجب ہے علاوہ چار کے غلام جوکسی کی ملک میں ہو عورت بچہ اور مریض (یعنی ان پر نماز جمعہ لازم نہیں)

۲)عن ابی قتادة قال قال رسول لله ليس على النساء جمعة ولا تشييع جنازة

﴿كنز العمال/جلد۱٦/صفحه۱٦۹/رقم۴۵۱۲۸﴾

ترجمہ:حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:عورتوں پر جمعہ لازم نہیں ہے اور نہ جنازہ کے ساتھ چلنا۔

احقر العباد عثمان حیدر,0300:6056749

مرد و عورت کا نماز جنازہ میں فرق

مرد

۱)أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم -قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ احْتِسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ مِنَ الأَجْرِ .

﴿سنن نسائی /باب ثواب من صلی علی جنازۃ /رقم۲۰۰۸﴾

﴿صحیح بخاری /باب اتّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الإِيمَانِ /رقم۴۷﴾

﴿صحیح مسلم /باب فَضْلِ الصَّلاَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَاتِّبَاعِهَا /رقم۲۲۳۷﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اسکی نماز جنازہ ادا کرے پھر قبر میں رکھے جانے تک انتظار کرے تو اسکے لیے دو قیراط ثواب ہے ایک قیراط جبل احد کی طرح ہوگا، اور جس نے اسکی نماز جنازہ پڑھی اور لوٹ آیا تو اسے صرف ایک قیراط ثواب ملے گا۔

عورت

۱)حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

﴿صحیح بخاری /باب اتّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ /رقم۱۱۹۹﴾

﴿صحیح مسلم /باب نَهْيِ النِّسَاءِ عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ /رقم۱۵۵۵﴾

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

﴿مصنف عبدالرزاق / باب منع النساء اتباع الجنائز / رقم ٦٢٨٨﴾

ترجمہ: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے۔

۲)عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله ﷺ قال ليس للنساء فی اتباع الجنائز اجر۔

﴿سنن الکبری للبیهقی / جلد ٤ / صفحه ٦٣ / رقم ٧٣٦٥﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عورتوں کو جنازہ کے پیچھے چلنے میں کوئی ثواب نہیں۔

۳)وَعَنْ عَبْدِ الله بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى الله عَلَيه وسَلَّم إِذْ بَصَرَ بِامْرَأَةٍ لَا نَظُنُّ أَنَّهُ عَرَفَهَا ، فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيقَ وَقَفَ حَتَّى انْتَهَتْ إِلَيْهِ فَإِذَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ الله صَلَّى الله عَلَيه وسَلَّم ، فَقَالَ لَهَا :مَا أَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ ؟ فَقَالَتْ :أَتَيْتُ أَهْلَ هَذَا الْمَيِّتِ فَتَرَحَّمْتُ عَلَيْهِمْ وَعَزَّيْتُهُمْ بِمَيِّتِهِمْ قَالَ :لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى ، قَالَتْ :مَعَاذَ الله أَنْ أَكُونَ بَلَغْتُهَا مَعَهُمْ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِي ذَلِكَ مَا تَذْكُرُ فَقَالَ :لَوْ بَلَغْتِيهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

﴿اتحاف الخیرة المهرة / باب المساجد / جلد ٢ / صفحه ٥٠٨ / رقم ١٩٩٨﴾

﴿سنن البیهقی الکبری / باب ماورد فی نهی عن اتباع الجنائز / جلد ٤ / صفحه ٧٧ / رقم ٦٩٩٥﴾

﴿سنن النسائی / جلد ٦ / صفحه ٤٣٤ / رقم ١٨٥٧﴾

﴿مسند احمد بن حنبل / جلد ٢ / صفحه ١٦٨ / رقم ٦٥٧٤﴾

﴿مسند البزار / جلد۱ / صفحہ۳۷۷ / رقم ۲۴۳۹﴾

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے...... کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گھر سے کیوں نکلی تھی؟ کہا کہ فلاں کی میت میں گئی تھی کہ اُن کہ لیے رحمت کی دعا کر دوں ۔ اور اُن کے گھر والوں کو تسلی دے دوں ۔ آپ ﷺ نے پوچھا شاید قبرستان بھی گئی تھی ۔ (جنازہ کہ ساتھ) جواب دیا خدا کی پناہ کہ میں قبرستان جاؤں جب کہ میں آپ سے اس اس طرح سُن چکی ہوں (وعیدیں) جو آپ نے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اسکے ساتھ (یعنی جنازہ کہ ساتھ) قبرستان جاتی تو جنت دیکھ بھی نہ سکتی تھی۔

مرد کے لیے نماز اور غیر نماز دونوں حالتوں میں ازار کو ٹخنوں سے اوپر رکھنے کا حکم ہے

۱)عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذابٌ الیم قال فقراھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث مرات قال ابو ذر خابوا وخسروا من ھم یا رسول اللہ قال المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب۔

﴿شعب الایمان للبیہقی / جلد٤ / صفحہ ۲۲۰ / رقم ٤٨٥١﴾

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : تین افراد ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ آپ نے یہ تین بار فرمایا، تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا برباد ہوئے اور نقصان میں

احقر العباد عثمان حیدر,0300:6056749

پڑے کون لوگ ہوں گے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک اپنے ازار کو زمین پر گھسیٹنے والا، دوسرا احسان جتلانے والا اور تیسرا اپنا مال جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا۔

عورت کے لیے نماز اور غیر نماز دونوں حالتوں میں ازار کو ٹخنوں سے نیچے رکھنے کا حکم ہے

۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرْ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعْنَ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ قَالَ يُرْخِينَ شِبْرًا فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وقال الترمذی هذا حدیث صحیح وفی الحدیث رخصة للنساء فی جر الإزار لأنه یکون أستر لهن

﴿سنن ترمذی / باب ما جاء فی جر ذیول النساء / رقم ۱۶۵۳﴾

تحقیق الألبانی (وهابی) صحیح

﴿صحیح و ضعیف سنن ترمذی / جلد ۴ / صفحہ ۲۳۱ / رقم ۱۷۳۱﴾

﴿ریاض الصالحین / باب استحباب ترک الترفع / جلد ۱ / صفحہ ۴۳۱﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو کبر و بڑائی کی وجہ سے اپنے کپڑے کو ٹخنے سے نیچے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نگاہ کرم نہیں فرمائے گا۔ اس پر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی عورتیں اپنا کپڑا کس طرح رکھیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر ہاتھ بھر نیچے رکھیں اس سے زائد نہیں

۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے اس حدیث میں عورتوں کو ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنے کا حکم ہے تا کہ انکے لیے زیادہ ستر پوشی ہو سکے۔

۲)وعن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه و سلم شبر لفاطمة من عقبها شبرا وقال هذا ذيل المرأة

﴿مجمع الزوائد/باب فی ذیول النساء/جلد٥/صفحه٢٢٢/رقم٨٥٤٤﴾

﴿المعجم الاوسط/جلد٦/صفحه١٠٤/رقم٥٩٣٦﴾

﴿فتح الباری/باب من جر ثوبه من الخيلاء/جلد١٠/صفحه٢٥٩﴾

ترجمہ:حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایڑھی کی جانب سے ایک بالشت کی اجازت دی اور فرمایا عورتوں کا کپڑا اتنا لٹکے یعنی جو ٹخنوں کو چھپائے۔

۳)وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ مَرْفُوعًا أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِى وَأَبُو صَادِقٍ :مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَطَّارُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِىُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ :أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِىَّ -صلى الله عليه وسلم- أَتُصَلِّى الْمَرْأَةُ فِى دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ؟ فَقَالَ : إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّى ظُهُورَ قَدَمَيْهَا .

هذا حديث صحيح على شرط البخارى و لم يخرجاه تعليق

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

الذهبی فی التلخیص :علی شرط البخاری

﴿المستدرک علی الصحیحین / جلد ۱ / صفحه ۳۸۰ / رقم ۹۱۵﴾

﴿السنن الکبری للبیهقی / جلد ۲ / صفحه ۲۱۳ / رقم ۳۳۷۶﴾

﴿سنن ابی داود / جلد ۲ / صفحه ۲۷۳ / رقم ۵۴۵﴾

ترجمہ : حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا عورت ایک اوڑھنی اور لمبے کرتے میں جس کے اندر لنگی نہ ہو، نماز پڑھ سکتی ہے؟ فرمایا : اگر کرتا اتنا لمبا ہو کہ پاؤں کے پنجوں کو چھپالے تو ہو جاتی ہے۔

مردوں کی ننگے سر نماز ہو جاتی ہے جبکہ **عورتوں** کی نماز دوپٹہ کے بغیر ادا نہیں ہوتی

۱)أنا أبو طاهر نا أبو بكر حدثنا هشام بن عبد الملك أبو الوليد و الحجاج بن المنهال قالا حدثنا حماد بن سلمة عن قتادة عن محمد بن سيرين عن صفية بنت الحارث عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ " :لا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلاةَ امْرَأَةٍ قَدْ حَاضَتْ إِلا بِخِمَارٍ

قال الأعظمی إسناده صحیح

وقال(الحاکم) حدیث صحیح علی شرط مسلم

﴿صحیح ابن خزیمة / باب نفی قبو ل صلاة الحرة / جلد ٦ / صفحه ۱۵۷﴾

﴿عمدة القاری / با ب وجوب الصلاة فی الثیاب / جلد ٦ / صفحه ۱۵۷﴾

﴿نصب الرایة / باب شروط الصلاة / جلد ۱ / صفحه ۲۹۵﴾

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بالغہ عورت کی نماز بغیر چادر کہ اللہ قبول نہیں کرتا۔

مرد و عورت کا تنبیہ کرنے میں فرق

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ,قَالَ " :التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

﴿صحیح البخاری /کتاب الجمعة أبواب العمل فی الصلاة / باب التصفیق للنسا/رقم ١١٣٤﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :(سامنے سے گذرنے والے کوخبردار کرنا ہوتو) تسبیح مردوں کے لئے ہے اور تصفیق (دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے کنارہ پر مارنا) عورتوں کیلئے۔

مرد وعورت کا اذان و اقامت کہنے میں فرق

عورت اذان واقامت نہیں پڑھ سکتی کیونکہ اذان واقامت میں آواز بلند کرنا مشروع ہے۔اور عورت کے لیے اپنی آواز بلند کرنا جائز نہیں۔

١)أخبرنا أبو زكريا المزكى وأبو بكر بن الحسن القاضي قالا ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب ثنا بحر بن نصر قال قرء على بن وهب أخبرك عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ(موقوفا)

﴿سنن بیهقی الکبری /باب لیس علی النساء أذان ولا إقامة /جلد١ /صفحه٤٠٨ /رقم١٧٧٩﴾

﴿مصنف ابن ابی شیبة /باب فی النساء قال لیس علیهن اذان ولااقامة /جلد١ /صفحه٢٢٢ /رقم٢٣٢٧﴾

﴿جامع الاحادیث /جلد١٨ /صفحه٢٧٧ /رقم١٩٣٩٩﴾

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ عورتوں کیلئے اذان و اقامت (مشروع) نہیں۔

مرد وعورت کا امامت میں فرق

مرد امامت کرتے ہیں تو مقتدیوں سے آگے کھڑے ہوتے ہیں، عورتوں کیلئے اولاً تو جماعت کا حکم نہیں لیکن اگر وہ نوافل وغیرہ میں عورتوں کی امامت کر رہی ہو تو آگے کھڑے ہونے کی اجازت نہیں، صف ہی کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھے گی۔

۱)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مَوْلًى لِبَنِي هَاشِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لَا تَؤُمُّ الْمَرْأَةُ۔

﴿مصنف ابن أبي شيبة /كتاب الصلاة /جلد٢ /صفحه٨٩ /رقم٤٩٩٤﴾

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ : عورت امامت نہ کرے۔

۲)أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ صَفْوَانَ ، قَالَ " :إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ بِالنِّسَاءِ تَقُومُ فِي وَسَطِهِنَّ .

﴿الأم للشافعي / كِتَابُ الْحَيْضِ إِمَامَةُ المرأةِ وَمَوقِفُها فِي الإِمامةِ /صفحه٢٧٤﴾

ترجمہ: بیشک یہ نماز کی سنت میں سے ہے کہ عورت نماز پڑھے عورتوں کیساتھ کھڑے ہو کر ان کے درمیان میں۔

۳)عبد الرزاق عن إبراهيم بن محمد عن داود بن الحصين عن عكرمة عن بن عباس قال تؤم المرأة النساء تقوم في وسطهن

﴿مصنف عبد الرزاق /باب المراة تئوم النساء /جلد٣ /صفحه ١٤٠ /رقم٥٠٨٣﴾

٤)عبد الرزاق عن بن مجاهد عن أبيه وعطاء قالا تؤم المرأة النساء في الفريضة والتطوع تقوم وسطهن

احقر العباد عشار حید, 0300:6056749

﴿مصنف عبد الرزاق / باب المراة تئوم النساء / جلد۳ / صفحه ۱۴۰ / رقم ۵۰۸۱﴾

۵)حَدَّثَنَا ابنُ نُمَيرٍ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ قَالَ :لَا بَأْسَ أَنْ تَؤُمَّ الْمَرْأَةُ النِّسَاءَ ، تَقُومُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ.

﴿مصنف ابن ابی شيبة / جلد ۲ / صفحه ۸۹ / رقم ۴۹۹۳﴾

۶)عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ :تَؤُمُّ الْمَرْأَةُ النِّسَاءَ تَقُومُ وَسَطَهُن.

﴿سنن بيهقى الكبرى / جلد۳ / صفحه ۱۳۱ / رقم ۵۱۴۱﴾

علماء کے نزدیک تو عورت کی امامت خواہ فرض نماز میں ہو یا نفل نماز میں مکروہ تحریمی ہے اور یہ کراہت عورتوں کی نفل نماز کی جماعت میں اور زیادہ شدید ہے کیونکہ نفل کی جماعت تداعی (اعلان) کے ساتھ مردوں کے لئے جائز نہیں تو عورتوں کے لئے کیسے جائز ہو سکتی ہے؟

درمختار میں ہے :يكره تحريما (جماعة النساء) ولو فى التراويح فى غير صلاة الجنازة -

﴿الدر المختار / باب الامامة / جلد ۱ / صفحه ۵۶۵﴾

مرد و عورت کا قضاء نماز کی ادائگی میں فرق

قضاء نمازیں **مرد** کو سب ادا کرنی ہیں، جبکہ **عورت** کو ایام حیض میں نہ نماز ادا کرنی ہے اور نہ ہی بعد میں اس کی قضا لازم ہے

مرد

۱)حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ " :إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللَّهِ

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ

﴿جامع الترمذی /كِتَاب الصَّلَاةِ/ باب ما جاء فی الرَّجُلِ تَفُوتُهُ الصَّلَوٰاتُ /رقم ١٦٤﴾

ترجمہ : حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مشرکوں نے غزوہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کو چار نمازوں سے روک دیا یہاں تک کہ رات گذرگئی جتنی اللہ نے چاہی پھر آپ ﷺ نے حکم دیا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ظہر پڑھی پھر تکبیر کہی پھر عصر پڑھی پھر تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑھی اور پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی۔

عورت

۱)حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ مُعَاذَةَ ح وحَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ ، عَنْ مُعَاذَةَ ، أَنَّ امْرَأَةً ، سَأَلَتْ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ : أَتَقْضِي إِحْدَانَا الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِهَا ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ : أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ ؟ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ لَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ .

﴿صحیح مسلم كِتَاب الْحَيْضِ باب وُجُوبِ قَضَاءِ الصوم جلد۲ صفحہ ۲۳۰ رقم ۵۰۶﴾

ترجمہ : حضرت معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ کیا ہم میں سے کسی کو اسکی نماز صرف اسی قدر زمانہ میں جبکہ وہ

احقر العباد عمار حیدر 0300:6056749

طاہر رہے کافی ہے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ کیا تو حروریہ ہے، یقیناً ہم نبی ﷺ کے ہمراہ رہتے تھے اور حیض آتا تھا، مگر آپ ہمیں نماز کی قضاء پڑھنے کا حکم نہ دیتے تھے، یا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کہا کہ ہم قضاء نہ پڑھتے تھے۔

مندرجہ بالا احادیث وآثار، اجماع امت اور فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال سے ثابت ہو رہا ہے کہ مرد وعورت کی نماز ایک جیسی نہیں دونوں میں درجہ ذیل فرق ہیں

تَرْفَعُ يَدَيْهَا حِذَاءَ مَنْكِبَيْهَا ، وَلَا تُخْرِجُ يَدَيْهَا مِنْ كُمَّيْهَا ، وَتَضَعُ الْكَفَّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ ثَدْيِهَا ، وَتَنْحَنِي فِي الرُّكُوعِ قَلِيلًا ، وَلَا تَعْقِدُ وَلَا تُفَرِّجُ فِيهِ أَصَابِعَهَا بَلْ تَضُمُّهَا وَتَضَعُ يَدَيْهَا عَلَى رُكْبَتَيْهَا ، وَلَا تَحْنِي رُكْبَتَيْهَا ، وَتَنْضَمُّ فِي رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا ، وَتَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهَا ، وَتَتَوَرَّكُ فِي التَّشَهُّدِ وَتَضَعُ فِيهِ يَدَيْهَا تَبْلُغُ رُءُوسُ أَصَابِعِهَا رُكْبَتَيْهَا ، وَتَضُمُّ فِيهِ أَصَابِعَهَا ، وَإِذَا نَابَهَا شَيْءٌ فِي صَلَاتِهَا تُصَفِّقُ وَلَا تُسَبِّحُ ، وَلَا تَؤُمُّ الرَّجُلَ ، وَتُكْرَهُ جَمَاعَتُهُنَّ ، وَيَقِفُ الْإِمَامُ وَسَطَهُنَّ ، وَيُكْرَهُ حُضُورُهَا الْجَمَاعَةَ .

وَتُؤَخَّرُ مَعَ الرِّجَالِ ، وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْهَا ، لَكِنْ تَنْعَقِدُ بِهَا ، وَلَا عِيدَ ، وَلَا تَكْبِيرَ تَشْرِيقٍ ، وَلَا يُسْتَحَبُّ أَنْ تُسْفِرَ بِالْفَجْرِ ، وَلَا تَجْهَرُ فِي الْجَهْرِيَّةِ ، بَلْ لَوْ قِيلَ بِالْفَسَادِ بِجَهْرِهَا لَأَمْكَنَ بِنَاءً عَلَى أَنَّ صَوْتَهَا عَوْرَةٌ .

ردالمحتار جلد ٤ صفحه ٧١

عورت تکبیر تحریمہ میں اپنے ہاتھ کندھوں تک اُٹھائے اور اپنے ہاتھ آستینوں سے باہر نہ نکالے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی دوسری پر رکھے یعنی حلقہ نہ بنائے اور ہاتھ پستانوں کے نیچے باندھے۔

اور رکوع میں تھوڑا جھکے رکوع میں گھٹنوں پر ٹیک نہ لگائے اور رکوع میں ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر نہ رکھے بلکہ ملی ہوئی رکھے اور رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور اپنے دونوں گھٹنوں

کو جھکائے رکھے اور رکوع میں سمٹی رہے اور سجدے میں بھی سمٹی رہے اور سجدے میں اپنے دونوں بازو بچھادے اور تشہد میں اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب نکال سرین پر بیٹھے اور قعدہ میں اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر اسطرح رکھے کہ ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور جب کوئی امر نماز میں پیش آئے تو ہاتھ پر ہاتھ مارے اور مردوں کی امامت نہ کرے اور عورتوں کی جماعت بھی مکروہ ہے اور عورت کی جماعت میں امام عورت صف میں عورتوں کے ساتھ کھڑی ہو اور عورتوں کا جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے اور مردوں کے ساتھ ہو تو پیچھے کھڑی ہو اور عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں اگر پڑھ لے تو ادا ہو جائے گی عورتوں پر نماز عید واجب نہیں اور عورتوں پر ایام تشریق میں تکبیر کہنا واجب نہیں اور عورتوں کے لیے مستحب نہیں کہ نماز فجر اجالا میں پڑھے اور نماز جہری پکار کر نہ پڑھے بلکہ جن لوگوں کے نزدیک عورت کی آواز بھی ستر ہے اُنکے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

غیر مقلدین کی اجماع امت سے مخالفت

ان تمام احادیث وآثار، اجماع امت اور اقوال فقہاء رحمۃ اللہ علیہم کے خلاف غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ مرد وعورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں یہ فرق کرنا مدا خلت فی الدین ہے غیر مقلدین کا مزاج دینی مسائل میں آوارہ (بے مہار جانور کی مانند) ہے، ان کی تصانیف کے مطالعہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ ان کے مزاج میں کہیں ٹھہراؤ نہیں آتا، ان کو اپنے مذہب کے خلاف ہر چیز شرع کے خلاف ہی نظر آتی ہے اور ساری احادیث ضعیف دکھلائی دیتی ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل حجت نہیں ہوتا، خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی باتیں قابل احتجاج نہیں ہوتی، جمہور کیا کہتے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے اس سے انکو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ اگر مسئلہ کوئی اپنا ثابت کرنا ہو تو حدیث کا ضعف بھی

قبول ہوتا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول وعمل بھی لائق احتجاج ہوتے ہیں۔ جیسے کہ ہر مسئلے میں جمہور سے انکی مخالفت ہے ایسے ہی عورتوں اور مردوں کی نماز کہ فرق میں بھی اختلاف ہے

حکیم صادق سیالکوٹی غیر مقلد لکھتا ہے : عورتوں اور مردوں کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں .... پھر اپنی طرف سے یہ حکم لگانا کہ عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد زیر ناف، اور عورتیں سجدہ کرتے وقت زمین پر کوئی اور ہیئت اختیار کریں اور مرد کوئی اور .... یہ دین میں مداخلت ہے یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے شروع کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے تک عورتوں اور مردوں کیلئے ایک ہیئت اور شکل کی نماز ہے سب کا قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ، استراحت، قعدہ اور ہر ہر مقام پر پڑھنے کی دعائیں یکساں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکور واناث کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں بتایا

﴿صلاۃ الرسول / صفحہ ۱۹۰﴾

جبکہ انکے کئی مشہور غیر مقلد علماء اس مسئلہ میں مداخلت فی الدین کرتے نظر آتے ہیں

غیر مقلد عالم عبد الجبار غزنوی سے سوال ہوا

"استفتاء..... عورتوں کو نماز میں انضمام کرنا چاہئے یا نہ۔ بینوا توجروا

الجواب..... (دلائل نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے)..... غرض عورتوں کا انضمام وانخفاض نماز میں احادیث وتعامل جمہور اہل علم از مذاہب اربعہ وغیرھم سے ثابت ہے منکر اسکا کتب حدیث وتعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔ واللہ اعلم۔

﴿مجموعہ الفتاوی از مولوی عبدالجبار / صفحہ ۲۷﴾ یہی مکمل فتویٰ

﴿فتاویٰ علمائے حدیث / باب الرکوع والسجود / جلد ۲ / صفحہ ۱۴۹﴾ میں بھی نقل ہے

اسی طرح غیر مقلد عالم وحید الزماں بھی مداخلت فی الدین کرتا نظر آتا ہے

لکھتا ہے:......**الاان المراة ترفع يديها عند التحريم الى ثدييها ولاتخوى فى السجود كاالرجل بل تخفض و تلصق بطنها بفخذيها ......**

ترجمہ: مگر عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اپنی چھاتی تک اُٹھائے گی۔اور سجدہ میں مردوں کی طرح پیٹ کو زمین سے اونچا نہیں رکھے گی بلکہ پست رہے گی اور اپنے پیٹ کو دونوں رانوں سے چپکا لے گی۔

نزل الابرار من فقه النبى المختار / جلد ١ / صفحه ٧٥

ایسے ہی غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی مداخلت فی الدین کی ہے لکھتا ہے **انها لاترفع يديها حذاء اذنيها۔**

ترجمہ: عورت اپنے ہاتھ کانوں کے برابر تک نہیں اٹھائے گی۔......

انها تضم فخذيها فى الركوعها وسجودها۔

ترجمہ: عورت رکوع اور سجود میں رانوں کو ملا کر رکھے گی۔......

انها تضع يمينها على شمالها تحت ثديها۔

ترجمہ: عورت اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر سینہ کے نیچے رکھے گی۔......

ولا جمعة عليها۔ترجمہ: اور جمعہ لازم نہیں ہے عورت پر۔

حسن الاسوه از نواب صدیق حسن / صفحه ٥٥٥

اللهم تقبل هذه الرسالة لامة محمد ﷺ واجعلها لنا و ذخرا و وسيلة نجاة بيوم القيامة بفضلك و بكرامك يا ارحم الراحمين

فقط: احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749

٢٠١٦/٢٢/٩

احقر العباد عثمان حیدر 0300:6056749